رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۭ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینجر ہو۔

ایڈیٹر :۔ غلام نبی ۞ اسسٹنٹ :۔ مہر محمد خان

فہرست مضامین

جلد ۷ | مورخہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۲۰ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۴ شوال سنہ ۱۳۳۸ھ | نمبر ۹۷

مدینۃ المسیح

۲۹۔ رمضان المبارک بعد از نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک تقریر فرمائی جسمیں اصحاب قادیان کو رمضان کی ان آخری گھڑیوں میں دعاؤں میں مشغول ہونے کی ہدایت دی۔

۱۷۔ جون سنہ ۱۹۲۰ء کو چند ایک اصحاب نے ہلال عید دیکھا اور ان کی حلفی شہادت پر ۱۸۔ تاریخ عید ہوئی۔ نماز عید حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بوجہ دھوپ باغ میں پڑھائی جہاں دریوں اور چٹائیوں کے ذریعہ فرش کیا گیا تھا۔ مستورات کے لئے علیحدہ برعایت پردہ جگہ کا انتظام تھا۔ اُسدن نماز جمعہ بھی اسی جگہ پڑھی گئی ❊

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ ۱۹۔ مئی سنہ ۱۹۲۰ء)

رچمانڈ میں دوسرا لیکچر
چار اور نومسلم
ایک مخلص انگریز احمدی کا خط

رچمانڈ کا دوسرا لیکچر مولوی فتح محمد سیال کے دوسرے لیکچر کی نسبت Richmond Twickenham Times لکھتا ہے

اسلام اور سلطنت برطانیہ کے مضمون پر جو سلسلہ تقاریر ایمپر نگٹن ہال میں شروع ہے اس کا دوسرا دلچسپ لیکچر پیر کی شام کو ہوا۔

مسٹر ایڈمنڈ صدر جلسہ نے حاضرین سے کہا کہ اسلام کی نسبت میرا ذاتی علم ہے کہ یہ تہذیب سکھانے والی طاقت اور نہایت اعلیٰ درجہ کا مذہب ہے اور مسلمانوں کی موجودہ گری ہوئی حالت اسلام سے دوری اختیار کرنے کا نتیجہ ہے۔ مقرر مولوی فتح محمد سیال ایم اے نے بیان فرمایا کہ پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح اور دوسرے انبیاء کی تعلیم کردہ سچائیوں کی تصدیق کی۔ اور اعلان کیا کہ یہ بانیان مذاہب جیسا کہ ان کے ماننے والوں کا غلط عقیدہ ہوا تھا۔ خدا نہ تھے۔ بلکہ خدا کی طرف سے معلم مقرر ہوئے تھے اور اس طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان بانیان مذاہب کو ان کی اصلی حیثیت میں دکھایا۔

مسیحیت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ممنون احسان ہے۔ کیونکہ اسلامی دنیا کو حضرت مسیح سے جو عقیدت ہے۔ وہ اس نبی کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ اور مسلمان جو مسیحی بھائیوں کے ساتھ حضرت مسیح کے متعلق جذبات ادب رکھنے میں شریک ہیں۔ اس کا باعث رسول عربی کی پاک ہدایات ہیں۔ اسلام اور سلطنت برطانیہ کے باہمی دوستانہ تعلقات اچھی طرح مترتب کئے جانے اور فریقین کی بہتری کا موجب ہو سکتے ہیں ❊

چونکہ اسلام سادہ، فطرتی اور ترقی کا رہبر مذہب ہے یہ مادہ مذہب یقیناً اطراف عالم میں پھیلیگا اسلئے ایک طرف تو برطانیہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اسلام کا مطالعہ کریں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان نیکیوں کی قدر کریں جو برطانیہ کی طرف سے ان کے ساتھ ہوئی ہیں۔ مسلمانوں کو مغربی علوم کی ضرورت ہے۔ اور یورپ اسلام کا محتاج ہے۔ جن اقوام نے دوسروں کو حقیر و ذلیل سمجھا۔ تباہ خیالات کی ہوا نکی۔ وہ قعر مذلت میں گر گئیں۔

آلات حرب میں نئی ایجادیں اور زمانہ حال کے جدید سامان بربادی اس امر کو واضح کر رہے ہیں کہ یا تو اب دنیا جنگوں کا خاتمہ کر دیگی۔ یا تباہ ہو جائیگی۔

تقریر کے بعد سوالات و جوابات کا نہایت دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ رجانڈ ٹائمز ۳۰ اپریل

تازہ نو مسلمین ٹرینیڈاڈ کے نوجوان ذہین شستہ زبان ڈاکٹر لے یوک جن کا ذکر گذشتہ خط میں کیا تھا اپنے قبول اسلام کی مفصل وجوہات لکھ رہے ہیں۔ جو انشاء اللہ کسی اگلے خط میں ہدیہ ناظرین الفضل ہوگی +

اخویم موصوف کے علاوہ برادران ذیل جماعت احمدیہ کے تازہ ممبر ہیں۔ اور حقیقی مسلمان ہونے کی عزت حاصل کر چکے ہیں۔

(۲) جان ولیم ۔ مبارک ۔ (۳) جان لینگو ۔ یحییٰ (۴) مس ولیم ۔ زاہدہ

ہائیڈ پارک میں تقریر چونکہ موسم بدستور گرم اور صاف ہے۔ اور لنڈن کے باشندوں کو ایسا موسم میسر آنا نعمائے الٰہی سے ہے۔ اس لئے کثیر التعداد مرد و عورتیں ہائیڈ پارک میں تیسرے پہر سیر کے لئے آتے ہیں۔ پارک کے دروازہ پر مقررین اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں جہاں اکثر مسیحی منادی کرنے والے گانے والی عورتیں ہوتی ہیں جو "Come to Christ" "مسیح کی طرف آؤ" کا آواز لگاتی ہیں۔ ایک درمیان احمدی مبلغ بھی خدا واحد کی طرف بلاتا۔ اور "Come to Ahmad" "احمد کی طرف آؤ" کی نداء بیدار رہتا ہے۔

گذشتہ ہفتہ کو تین گھنٹے متواتر یہ نداء لگائی گئی۔ اور آزاد منش انگریز مرد و عورتوں نے اس آواز کو نہایت توجہ سے سنا۔ کیتھولک پروٹسٹنٹ مسیحی پادری یکے بعد دیگرے مختلف پہلوؤں سے آئے۔ اور خدا کے نام کی قسم کہ احمدی مبلغ کے سامنے شرمندہ ہو کر و شکست کھا گئے۔ اللہ تعالیٰ کی ہی تعریف ہو۔

عزیز بالیٹے کا اخلاص عزیزی اخویم عبداللہ بالیٹے معہ اپنی بیوی کے اسلام لائے۔ عزیز نام رکھے جانے اور بچہ بشیر کے ختنہ کی تجویز پر لکھتے ہیں:۔

السلام علیکم السلام۔ آپکے خط اور میری بیوی کو اپنی لڑکی حمیدہ کا نام دینے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حمیدہ (اہلیہ مسٹر بالیٹے) مع ننھے بشیر کے پورٹسمتھ چھٹی منانے آرہی ہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ اس تبدیلی ہوا کو ماں اور بیٹے کے لئے مفید کریگا۔ اندریں حالات میں درخواست کرتا ہوں کہ بچے کا ختنہ کچھ دیر تک ملتوی کر دیا جائے۔ اگر میں گھر پر ہوتا تو یہ فرض آج سے بہت دیر پہلے ادا کر دیتا کیونکہ میرے نزدیک پیدائش کے بعد جہانتک بچے کا ختنہ کر دینا ایک ضروری امر ہے۔

میرے لئے یہ جاننا باعث مسرت ہے۔ کہ ہم اچھے دوست رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ آخرکار ہماری روشنی کی طرف رہنمائی ہو چکی ہے۔ اور اب انشاء اللہ ہماری زندگیاں اس زمین پر نیکی کرنے اور مسیح موعود کی آمد اور حضور علیہ السلام کی تعلیم کی خبر دینے میں صرف ہونگی۔

آج کل دنیا زلزلے کے دھکے کھاتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور جس کالی میں پہلے مبتلا تھی۔ اب اسے دور کر دی ہے۔ اور دنیا کے مرد و عورتیں اب روشنی کو دیکھنے کے لئے جد و جہد میں مصروف ہیں مجھے امید ہے کہ ان شبہات کے بندوں میں سے لاکھوں اپنے سر جھکا دینگے اور اللہ کو خدا و مالک عالم تسلیم کرینگے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اچھی صحت میں ہیں۔ اور آپ کو لنڈن جہاں اتنے نفوس آپ سے محبت رکھتے ہیں۔ چھوڑنا نہیں پڑیگا۔

آپکا بھائی عبداللہ جیکوس بالیٹے

برادران! عزیز بالیٹے عزیزہ حمیدہ بالیٹے اور ننھے بشیر بالیٹے کے لئے دعا کریں۔ یہ مخلص انگریز خاندان اللہ تعالیٰ کے رحم کے سفید بندوں میں سے نہایت قیمتی بندے ہیں جس خط کا ترجمہ میں نے اوپر دیا ہے۔ اس میں سے ایک فقرہ یہ ہے:۔

Insha Allah our lives shall be dedicated to doing good upon this Earth and spreading the news of teachings of the Promised Messiah (Peace be upon him

ایک اور احمدی بچہ کے کان میں اذان اخویم مسٹر کار کو خدا نے ایک لڑکا دیا ہے۔ اور میں نے بچے کے کان میں اذان دی۔ اور والدین کے لئے دعا کرنے کی تقریب گذشتہ جمعہ

کو عمل میں آئی۔ اور احباب کرام خوش ہونگے کہ عزیز موسیٰ فیتھ کے بعد خدا نے یہ ایک اور احمدی لڑکا تین ہفتہ کے اندر اندر دیدیا ہے۔ اللھم زد فزد

اس بچہ کا ختنہ دعقیقہ انشاء اللہ اس ہفتہ کیا جائیگا۔

تجارت کے متعلق کاروبار تجارت کے متعلق جملہ خط و کتابت بابو عزیز الدین صاحب کے نام ہو۔ کسی انگریز دوست کو براہ راست خط لکھنے کی ضرورت نہیں +

اخبار احمدیہ

بہادری کا خطاب جملہ بزرگان سلسلہ احمدیہ کی آگاہی اور دعا کے لئے عرض ہے۔ کہ عاجز کو گورنمنٹ عالیہ کی جانب سے بہادری کا خطاب یعنی برٹش انڈیا سکنڈ کلاس مرحمت ہوا ہے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ خیر و برکت کا موجب کرے۔ آمین۔ والسلام محتاج دعا محمد ایوب خان رسالدار بہادر ۵۵ کیمل کور۔ کیمپ کھرگی

الفضل :۔ مبارک ہو +

اعلان نکاح ۱۳ جون ۱۹۲۰ء کو شیخ عبدالرحمن صاحب احمدی خانساماں ڈاک بنگلہ نوشہرہ کی بڑی لڑکی صاحب النسار کا نکاح مولوی محمد علی صاحب احمدی شلخوان ضلع مردان کے ساتھ بعوض مہر مبلغ پانصد روپیہ ہوا۔ احباب دعا فرماویں کہ تعلق طرفین کے لئے موجب برکت ہو۔ خاکسار محمد عبداللہ سکرٹری انجمن احمدیہ چھاؤنی نوشہرہ

جنم ساکھی بھائی بالا (سابق سردار مہر سنگھ صاحب) ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی اے قادیان کو جنم ساکھی بھائی بالا کی ضرورت ہے۔ جو ۱۸۹۰ء سے پہلے کی مطبوعہ ہو۔

درخواست دعا چوہدری ابوالہاشم خان صاحب ایم اے بنگالی کی اہلیہ کلاں۔ ماسٹر محمد علی خان صاحب اشرف سیکنڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول بوجہ بخار میں مبتلا ہیں۔ مولوی عبدالعزیز صاحب بھینی بعارضہ کھانسی علیل ہیں۔ محمد ابراہیم صاحب جونڈہ کا چھوٹا لڑکا اور برادرم محمد عیسیٰ صاحب بی اے بھاگلپوری کا لڑکا بیمار ہے ان کی صحت کے لئے۔ اور سید شاہ ضمیر الدین ملازم ریلوے پولیس گومو ترقی کے لئے۔ برادر محمد سمیع الدین صاحب بھاگلپوری بعض تکالیف میں ہیں۔ اور سید صمصام الدین صاحب کٹک کی اپنے ایک مقصد کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ برادر سید ارشد صاحب اصغری پرد پرائٹر احمدیہ سائیکل مارٹ لکھنؤ کی اہلیہ بیمار ہیں۔ سید محمد علی صاحب شاہ کاٹھ گڈھی ایک احمدی بنگالی صاحب کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ... زندگی میں کامیاب ہو۔ برادر عبدالرحمن صاحب سابق سکرنڈ کا بھائی ابراہیم بیمار ہے۔ اور ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ابھی وہاں اپنے ایک دوست ڈاکٹر کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ جنکو وہ آجکل تبلیغ کر رہے ہیں۔ برادر ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب عید کے ایک بھائی بیمار ہیں

برادر شمس الدین صاحب بھاگلپوری کا منہ پٹرول سے جل گیا وہ شفاخانہ میں ہیں۔ ان سب کی شفایابی اور مطلب براری کے لئے دعا کی جائے۔ اللہ تعالے سب پر رحم فرمائے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۲۱ - جون ۱۹۲۰ء

حضرت مسیح موعود کے الہامات پر مخالفین کے اعتراض اور اُن کے مدلل جواب

(از جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل)

(۱۹) "لولاک لما خلقت الافلاک"

اس الہام کا ترجمہ حقیقۃ الوحی ص۹۹ میں حضرت مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ "اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا" اس الہام پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اس کے رو سے مرزا صاحب تمام عالم کے وجود کو اپنا طفیلی اور اپنا ظل کہتے ہیں۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی مرزا صاحب کے طفیلی ہیں

اس کا اصلی جواب تو خود وہی تشریح ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹ میں آپ تحریر فرمادی ہے کہ "ہر ایک عظیم الشان مصلح کیوقت رُوحانی طور پر نیا آسمان اور نئی زمین بنائی جاتی ہے یعنی ملائک کو اس کے مقاصد کی خدمت میں لگایا جاتا ہے۔ اور زمین پر مستعد طبیعتیں پیدا کی جاتی ہیں۔ پس یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے"

لیکن ایک جواب اسکے علاوہ اور بھی ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مرزا صاحب نے آسمانی فیصلہ میں ارقام فرمایا ہے کہ "تمام اہل مقبولان کے ہی اثر وجود سے ہوتے ہیں۔ اور ان کے انفاس پاک سے اور ان کی برکات سے یہ جہان آباد ہو رہا ہے۔ انہی کی برکت سے بارشیں ہوتی ہیں۔ اور انہی کی برکت سے دنیا میں امن رہتا ہے اور وبائیں دور ہوتی ہیں۔ اور فساد مٹائے جاتے ہیں۔ اور انہیں کی برکت سے دنیا دار لوگ اپنی تدابیر میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اور انہیں کی برکت سے چاند نکلتا ہے اور سورج چمکتا ہے۔ وہ دنیا کے نور ہیں۔ جب تک وہ اپنے وجود نوعی کے لحاظ سے دنیا میں ہیں۔ دنیا منور ہے۔ اور ان کے وجود نوعی کے خاتمہ کے ساتھ ہی دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا۔ کیونکہ حقیقی آفتاب و ماہتاب دنیا کے وہی ہیں ...... نبی آدم کی مرادات بلکہ زندگی کا مدار وہی لوگ ہیں۔ اور بنی آدم کیا۔ ہر ایک مخلوق کے ثبات اور قیام کا مدار او مناط وہی ہیں۔ اگر وہ نہوں۔ تو پھر دیکھو کہ بتوں سے کیا حاصل ہے اور تدبیروں سے کیا حاصل۔ یہ ایک نہایت باریک بھید ہے جس کے سمجھنے کے لئے صرف اس دنیا کی عقل کافی نہیں۔ بلکہ وہ نور درکار ہے۔ جو عارفوں کو ملتا ہے" حضرت مرزا صاحب کی اس عبارت سے روشن ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک باقی عالم کا وجود تمام مقبولان الٰہی کے طفیل سے ہے۔ نہ یہ کہ تمام عالم آپ کا طفیل اور آپکے وجود کا ظل ہے۔ آپ کے نزدیک اگر حضرات انبیاء علیہم السلام (جنمیں سب سے بڑھکر حضرت محمد مصطفےٰ سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں) اور انبیاء کے سچے متبعین جو مقبولان الٰہی ہیں۔ دنیا میں پیدا نہ ہوتے۔ تو دنیا کا وجود ہرگز نہ ہوتا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی پاک کتاب قرآن مجید میں اس امر کے متعلق کھلی کھلی شہادتیں موجود ہیں کہ موجودات عالم میں انسان کو خدا نے مخدوم بنایا ہے۔ اور سائر کائنات کو اس کا خادم قرار دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ دوسری حقیقت بھی کتاب اللہ سے ثابت شدہ ہے کہ اس مخلوق کے پیدا ہونے کے متعلق جو بھی ارادہ الٰہی ہوا ہے اس میں سب سے پہلے انسان کے متعلق اِلّا لیعبدون کا فرض مقدر ہو چکا ہے۔ لاریب انسان کی بقاء اور اسکے مفوضہ خدمات کی تکمیل کیواسطے ہی خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کائنات کو خلق کیا ہے۔ اور ایجاد خلق اور تکوین مکونات کا حقیقی باعث یہی منشاء ایزدی ہے۔ اور جس مقدس گروہ کے پاک وجود کے ذریعہ اس حق کی جو اِلّا لیعبدون میں بیان کیا گیا ہے۔ اشاعت ہوئی یا ہوتی رہیگی۔ وہی اس تمام مربوط نظام کائنات کے وجود میں آنے کے موجب ہیں۔

پس جو کچھ آسمانی فیصلہ اور حقیقۃ الوحی میں حضرت مرزا صاحب نے ارقام فرمایا ہے۔ اسکے ہوتے ہوئے آپ پر یہ افترا کرنا کہ انبیائے کرام یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ اپنا طفیل یا ظل کہتے ہیں۔ حد درجہ کا جھوٹ ہے۔

ہاں جیسا کہ حقیقۃ الوحی ص۹۹ سے نقل ہوا ہے۔ اسکے مطابق حضرت مرزا صاحب نے رسالہ تحفہ [illegible] صفحہ ۵۰ میں بھی یہ لکھا ہے کہ "وہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریگا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائینگے اور حقیقی انسان

زمین و آسمان و بالیشان ست آرام مردگان و زندگان چہ قرار مردگان و زندگان بمہ بقرار و ثبات زمین ست و قوا ند بود۔ واللہ اعلم کہ مراد مومن و کافر و عاصی و مطیع باشند۔ زیراکہ گردانید ایشاں را بادشاہ و خداوندگار زیشاں مانند میخہا مر زمین را گردانیدہ است" اور اردو ترجمہ اس کا یہ ہے۔ کہ وہ اسلان حق کی طفیل ہے۔ کھڑا رہنا آسمان و زمین کا۔ اور آرام میں ہونا زندوں اور مردوں کا اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے اس قوم کو اس زمین کے لئے جو بچھائی گئی ہے بمنزلہ میخوں کے بنایا ہے۔ اگر یہ نہ ہوں۔ تو مردوں اور زندوں کو آرام نہ رہے۔ اور ایسا ہی کتاب "الفتح الربانی والفیض الرحمانی کلام الشیخ عبد القادر الجیلانی رض" مطبع میمنیہ مصر میں لکھا ہے "بِهِمْ تُمْطِرُ السَّمَاءُ وَ تُنْبِتُ الْأَرْضُ" "هُمْ شِحْنَةُ الْبِلَادِ وَالْعِبَادِ بِهِمْ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ عَنِ الْخَلْقِ وَبِهِمْ يُمْطَرُونَ وَبِهِمْ يُمْطِرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ وَبِهِمْ تُنْبِتُ الْأَرْضُ" (دیکھو مجلس ۱۲-۱۳) کہ انہی لوگوں کے وجود کی برکت سے آسمان مینہ برساتا ہے۔ اور زمین پیداوار اگاتی ہے۔ یہ لوگ شہروں اور بندوں کے محافظ ہیں۔ انہی کے سبب سے خلقت کی بلائیں دور ہوتی ہیں۔ اور اسکے سوا فتوح الغیب مقالہ ۱۷ میں حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی یہ لکھتے ہیں۔ کہ اگر تو فانی لوگوں میں داخل ہوگیا۔ تو تیری یہ حالت ہوگی کہ "بِكَ تَنْكَشِفُ الْكُرَبُ وَبِكَ تُسْقَى الْغُيُوثُ وَبِكَ تُنْبِتُ الزُّرُوعُ وَبِكَ تَزُولُ الْبَلَايَا وَالْمِحَنُ عَنِ الْخَاصِّ وَالْعَامِ وَأَهْلِ الثُّغُورِ وَالرَّاعِيْ وَالرَّعَايَا وَالْأَئِمَّةِ وَالْأُمَّةِ وَسَائِرِ الْبَرَايَا فَتَكُونُ شِحْنَةَ الْبِلَادِ وَالْعِبَادِ" (ترجمہ) یعنی دور کی جائینگی تیرے سبب سے لوگوں کی تکلیفات۔ اور تیری برکت سے برسائے جائینگے مینہ اور اگائی جائینگی کھیتیاں اور ہٹائی جائینگی بلائیں اور مصیبتیں عام اور خاص لوگوں سے اور ان سے جو سرحدوں میں ہیں۔ اور والیان ...

۱۔ فتوح الغیب مقالہ نمبر ۱۷ میں حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کیموافق لکھا ہے۔ فَبِهِمْ ثَبَاتُ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَقَرَارُ الْمَوْتَىٰ وَالْأَحْيَاءِ إِذْ جَعَلَهُمْ مَلِيكُهُمْ أَوْتَادًا لِلْأَرْضِ الَّتِي دَحَىٰ" اس کا ترجمہ فارسی شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی نے اسطرح کیا ہے۔ "پس بایشاں قوم است پایہ جاہائے

پیدا ہونگے"۔ اور کشتی نوح صفحہ ۷ میں بھی فرمایا ہے کہ "نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے ... اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں"۔ مگر آپ نے یہ کہیں نہیں لکھا اور نہ کسی تقریر میں یہ فرمایا ہے کہ تمام عالم میرا ظل اور طفیل ہے جس کا حاصل معترض نے یہ نکالا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام بھی مرزا صاحب کے طفیلی ہیں۔ بلکہ آپ نے فرمایا ہے تو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۲ میں یہ فرمایا ہے

سبحان اللہ ما اعظم شانک یا رسول اللہ ؎
موسیٰ و عیسیٰ ہمہ خیل تواند ۔ جملہ دریں راہ طفیل تواند

(۲۰)

"اَنْتَ مَعِیْ وَاِنِّیْ مَعَکَ اِنِّیْ بَایَعْتُکَ بَایَعَنِیْ رَبِّیْ"

حضرت مرزا صاحب کا ایک اور الہام اخبار الحکم جلد ۶ نمبر ۱۵ صفحہ ۸ کالم ۳ میں بغیر ترجمہ اور اعراب کے ان الفاظ میں شائع ہوا تھا "اَنْتَ مَعِیْ وَاِنِّیْ مَعَکَ اِنِّیْ بَایَعْتُکَ بَایَعَنِیْ رَبِّیْ" جس کا ترجمہ بابو منظور الٰہی صاحب مقیم احمدیہ بلڈنگس لاہور نے البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۷ میں یہ لکھا ہے۔

"تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں نے تیری بیعت کی ہے۔ اے میرے رب تو میری بیعت قبول کر"۔ مگر اس الہام کے الفاظ اِنِّیْ بَایَعْتُکَ بَایَعَنِیْ رَبِّیْ کا جو ترجمہ دافع البلاء صفحہ ۸ میں حضرت مرزا صاحب نے تحریر فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ "میں نے تجھ سے ایک خرید و فروخت کی ہے۔ یعنی ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنایا گیا۔ اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا۔ تو بھی اس خرید و فروخت کا اقرار کر اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید و فروخت کی"۔

اس ترجمہ سے ظاہر ہے کہ الہام میں آخری جملہ بَایَعَنِیْ رَبِّیْ بصیغہ امر نہیں ہے۔ بلکہ بَایَعَنِیْ رَبِّیْ بصیغہ ماضی ہے۔ اب یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ جب ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کی ہے۔ اور ہر ایک چیز کا وہی مالک و خالق ہے تو اس کے کیا معنے کہ ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنایا گیا اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا۔ کیونکہ خرید و فروخت کی ضرورت تو اسکو ہوتی ہے۔ جو تمام چیزوں کا مالک نہ ہو۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہم مانتے ہیں کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب خدا تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ اور اسکی ملکیت سے کوئی چیز بھی خارج نہیں ہے۔ اور اصطلاح کے طور پر خدا تعالیٰ کو کسی چیز کے بھی خریدنے اور فروخت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر الہام میں جو یہ بیان ہوا ہے۔ کہ ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا۔ اور ایک چیز میری تھی۔ جس کا تو مالک بنایا گیا۔ تو یہ بیان اسی قسم کا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی سورۃ توبہ میں آیا ہے۔

"اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ الیٰ قولہ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ" یعنی اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور مال کو مول لے لیا ہے اسکے بدلے ان کو بہشت ملیگی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں پھر مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں۔ تو مسلمانو! یہ سودا جو تم نے کیا ہے۔ اس کی خوشی مناؤ۔ اس آیت میں بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے خرید و فروخت کرتا ہے لیکن جس طرح اس آیت کے یہ معنے نہیں لئے جاتے کہ مسلمانوں کی جانیں اور اموال اس خرید و فروخت سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ملک نہ تھے۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب کے الہام مندرجہ عنوان کا بھی یہ مطلب نہیں لیا جا سکتا کہ بوقت نزول الہام کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے ملک اور خلق سے باہر تھی۔ ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کا ملک ہے۔ اور ایسا اعتقاد کرنا کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے ملک سے باہر ہے کفر ہے۔ ونعوذ باللہ من ذلک۔

(۲۱)

اِنِّیْ اَنَا الصَّاعِقَۃُ

یہ بھی اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ مرزا صاحب کا الہام اِنِّیْ اَنَا الصَّاعِقَۃُ (ترجمہ تحقیق میں ہوں صاعقہ) قرآن مجید کی آیت لِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا کے خلاف ہے۔ مگر معترض نے اس بات کو چھوڑ دیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے خود فرمایا ہے۔ کہ یہ نام ویسا ہی ہے جیسے طاعون کی نسبت اُفْطِرُ وَاَصُوْمُ کا الہام تھا یعنی جیسے ان الہامات میں استعارہ کا رنگ تھا۔ ویسے ہی یہ نام بھی بطور استعارہ ہے۔ چنانچہ البدر جلد ۲ نمبر ۱ بابت ۹ جنوری ۱۹۰۳ء میں لکھا ہے۔ کہ یہ الہام سنکر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نیا اسم ہے۔ آج تک کبھی نہیں سنا۔ تو حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ اسی طرح طاعون کی نسبت جو الہامات ہیں۔ وہ بھی ہیں جیسے اُفْطِرُ وَاَصُوْمُ۔ یہ بھی کیسے لطیف الفاظ ہیں۔ گویا خدا فرماتا ہے۔ کہ طاعون کے متعلق میرے دو کام ہونگے۔ کچھ حصہ چپ رہونگا۔ یعنی روزہ رکھوں گا اور کچھ افطار کر دوں گا۔ اور یہی اتفاق ہم چند سال سے دیکھتے ہیں۔ شدت گرمی اور شدت سردی کے موسم میں طاعون دب جاتی ہے۔ گویا وہ اَصُوْمُ کا وقت ہے۔ اور فروری، مارچ۔ اکتوبر وغیرہ میں زور کرتی ہے۔ وہ گویا افطار کا وقت ہوتا ہے۔ اور اسی لطیف کلام میں سے ہے "اِنِّیْ اَنَا الصَّاعِقَۃُ"۔ اور اس الہام میں اللہ تعالیٰ کا صاعقہ نام کیوں رکھا گیا۔ اس پر روشنی حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۴ کے اس حوالہ سے پڑتی ہے جس میں حضور فرماتے ہیں۔ "خدا کے پیارے اور دوست ایسی مصیبتوں کے وقت میں ہی شناخت کئے جاتے ہیں۔ جب کوئی ان کو دکھ دینا چاہتا ہے۔ اور اس ایذاء پر اصرار کرتا ہے۔ اور باز نہیں آتا۔ تب خدا صاعقہ کی طرح اس پر گرتا ہے۔ اور طوفان کی طرح اپنے غضب کے حلقہ میں اس کو لے لیتا ہے"۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے اپنا نام صاعقہ کیوں رکھا ہے۔ مگر کیا اچھا ہوتا۔ اگر معترض اعتراض کرنے سے پہلے اس متفق علیہ حدیث قدسی پر بھی غور کر لیتا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّھْرَ وَاَنَا الدَّھْرُ" کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ایذا دیتے ہیں مجھے بنی آدم جو گالی دیتے ہیں زمانہ کو اور زمانہ میں ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا اَنَا الدَّھْرُ (میں دھر ہوں) فرمانا قابل اعتراض نہیں ہے۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا الدھر نام ہونا اس کے اسماء حسنیٰ کے خلاف ہے۔ تو اَنَا الصَّاعِقَۃُ کے الہامی کلمات پر بھی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو معنی اور تاویل اَنَا الدَّھْرُ کی ہو سکتی ہے وہی معنی اور توجیہہ اَنَا الصَّاعِقَۃُ کی بھی ہو سکتی ہے۔ اور یہاں تو حضرت مسیح موعود نے ساتھ ہی یہ بیان فرما دیا ہے کہ یہ ایک استعارہ ہے۔ اور استعارہ کو حقیقت پر محمول کرنا جاہلوں کا کام ہے۔ نہ اہل علم کا۔ اور پھر حقیقۃ الوحی کے حوالہ سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ الہام میں اللہ تعالیٰ کا صاعقہ نام ہونا کس حیثیت سے ہے۔

مسٹر ظفر علیخان کو قادیانی تحریک کی مخالفت کا صلہ

غالباً فہرست صحافت سے کٹ جانے والے اخبار "ستارہ صبح" کے ناظرین کو تو وہ الفاظ یاد نہ ہونگے ۔ جو مسٹر ظفر علی خان کے حیدر آباد دکن بسلسلہ ملازمت جانے پر ان کی شان میں بڑے فخر سے شائع ہوئے تھے ۔ البتہ مسٹر ظفر علی خان کو خوب یاد ہونگے جب انھوں نے گورنمنٹ کے آگے ناک رگڑ کر نظر بندی سے آزادی حاصل کی ۔ اور سیاسیات کو "دور از کار" قرار دیتے ہوئے علیحدہ رہنے کا اقرار کر کے "ستارہ صبح" کا روزانہ ایڈیشن شایع کرنے کی اجازت حاصل کی تو اپنی امن شکن خو اور فتنہ انگیز طبیعت سے مجبور ہو کر اور شورش برپا کر کے اپنا بازار گرم کرنے کی کوئی اور صورت نہ پا کر سلسلہ احمدیہ کے خلاف سخت دل آزار اور تہذیب و اخلاق سے گرے ہوئے مضامین لکھنے شروع کر دئے ۔ اس پر ہم نے انہیں از راہ ہمدردی آگاہ کیا ۔ کہ جب دنیاوی حکومت کی مخالفت سے آپ کو کوئی اچھا پھل نہیں ملا ۔ بلکہ دست تاسف ملتے ہوئے اپنے گذشتہ طرز عمل پر پشیمانی کا اظہار کرنا پڑا ہے ۔ جو حد درجہ کی ذلت اور رسوائی ہے ۔ تو اب آپ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی مخالفت کر کے کسطرح کسی بھلائی کی توقع رکھ سکتے ہیں ۔ یاد رکھئے ۔ اس کا نتیجہ اس سے بھی زیادہ خطرناک اور تباہ کن ہو گا ۔

اس وقت ہماری اس دردمندانہ نصیحت کو ہنسی اور تمسخر میں اڑا دیا گیا ۔ اور جب اتفاقاً انہی دنوں مسٹر ظفر علی خان کو حیدر آباد جانے کا موقعہ ملا ۔ تو اس کو سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کرنے کا صلہ قرار دیتے ہوئے وہ الفاظ لکھے گئے ۔ جن کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے ۔ اور جو یہ ہیں :۔

"جو لوگ فرقہ مرزائیہ کے عقائد سے اختلاف رکھتے ہیں اور قادیان کی تحریک کو ایک طرح کا فتنہ سمجھتے ہیں ۔ وہ یقیناً مولوی ظفر علی خان صاحب کے حیدر آباد تشریف لیجانے اور عہدہ جلیلہ پر فائز ہونے کو ان مساعی جمیلہ کا نتیجہ تصور کرینگے ۔ جو انھوں نے ستارہ صبح میں قادیانی تحریک کے برخلاف شد و مد سے انجام دی ہیں ۔"

(ستارہ صبح یکم ۔ اپریل ۱۹۱۸ء)

خدا کی شان ان الفاظ کو شایع ہوئے بھی کوئی زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا ۔ کہ مسٹر ظفر علی خان کو بے نیل مرام حیدر آباد سے یہ کہتے ہوئے نکلنا پڑا ۔ ع بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

اس پر ہم نے ستارہ صبح کے مذکورہ بالا الفاظ یاد دلاتے ہوئے یہ لکھا کہ :۔

"اگر ظفر علی صاحب کا حیدر آباد بلایا جانا ان مساعی جمیلہ کا نتیجہ تھا ۔ جو انہوں نے ستارہ صبح میں قادیانی تحریک کے برخلاف شد و مد سے انجام دیں ۔ تو چند ہی ماہ بعد ان کا بے نیل مرام کرم آباد واپس بھیجا جانا کن افعال کا نتیجہ ہے ۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان گستاخیوں اور بے ادبیوں کی وجہ سے نہیں ہے ۔ جو ظفر علی صاحب نے حضرت مرزا صاحب کی شان میں کیں ۔" (الفضل ۱۴ ۔ ستمبر ۱۹۱۸ء)

اس کا جواب مسٹر ظفر علی خان نے تو کچھ نہ دیا ۔ ہاں مولوی ثناء اللہ نے ان کی حق وکالت ادا کرتے ہوئے لکھا کہ ظفر علی خان کا کیا حرج ہوا ۔ "جس کو حیدر آباد کی خدمت سے سبکدوش کر کے گھر میں بیٹھے تنخواہ ملنے کا فیصلہ ہوا ۔ کیا اچھی ذلت ہے ۔ اور کیا ہی توہین ہے ۔"

(اہل حدیث ۔ ۱۱ ۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء)

اگرچہ یہ ایک لغو بات تھی ۔ کیونکہ "ستارہ صبح" نے مسٹر ظفر علی خان کو گھر بیٹھے تنخواہ ملنا سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کرنے کا صلہ نہیں قرار دیا تھا ۔ بلکہ حیدر آباد میں "عہدہ جلیلہ پر فائز ہونیکو" قرار دیا تھا جس سے معزول کر دیا جانا حد درجہ کی ذلت تھی ۔ لیکن اب خدا تعالیٰ نے اس ذلت کو اس صورت میں ظاہر کر دیا ہے جسے مولوی ثناء اللہ نے پیش کیا تھا کہ مسٹر ظفر علی کو گھر بیٹھے حیدر آباد سے جو کچھ ملتا تھا اور جسے ملنے کی وجہ سے مولوی ثناء اللہ کے نزدیک ان کے حیدر آباد سے نکالے جانے میں ان کی کوئی ذلت اور توہین نہ ہوئی تھی وہ بند کر دیا گیا ۔ چنانچہ حال ہی میں مسٹر ظفر علیخان کو اعلیحضرت تاجدار دکن کی طرف سے حسب ذیل نوٹس بذریعہ رجسٹری موصول ہوا ہے :۔

"بذریعہ فرمان مصدرہ ۲۷ ۔ شوال المکرم ۱۳۳۶ھ میری گورنمنٹ کے صیغہ ترجمہ کے ملازم ظفر علی خان صاحب ساکن لاہور کو اپنے وطن میں رہکر اپنی خدمت کا کام انجام دینے کی اجازت ۔ اس شرط سے دیگئی تھی کہ وہ کسی قسم کے پولیٹیکل معاملے میں کوئی دخل نہ دیں ۔ مگر اب پایا جاتا ہے کہ نہ صرف انھوں نے اپنے ترجمے کے کام میں بیجا غفلت کی ۔ بلکہ اپنی ملازمت کی شرط کے خلاف انھوں نے علانیہ طور پر پنجاب کی پولیٹیکل کارروائیوں میں حصہ لیا لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ ظفر علی خان صاحب فوراً ملازمت سرکار عالی سے موقوف کئے جائیں ۔"

اس نوٹس کو شائع کرتے ہوئے مسٹر ظفر علی خان نے لکھا ہے :۔

"حیدر آباد سے ہمیں چھ سو پچیس روپے ماہوار حضرت ظل اللہ ملک و الدین کے فرق مبارک کے تصدق کے طور پر ملتے تھے ۔ دو سو روپیہ ماہوار کا عطیہ عزیز اختر علی خان کو کہ ہماری طرح وہ بھی سلک دعاگوئی دولت آصفیہ میں منسلک ہیں ۔ مرحمت ہوا تھا ۔ ہماری طرح ایک فرمان عزیز موصوف کے حق میں بھی شرف امتنا لایا ہے ۔"

(زمیندار ۔ ۱۰ ۔ جون ۱۹۲۰ء)

حضور نظام کے نوٹس اور مسٹر ظفر علی خان صاحب کے الفاظ کو پڑھکر غالباً اب تو مولوی ثناء اللہ جیسے کج بحث انسان کو بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ مسٹر ظفر علی خان کو ان مساعی کا ایک حد تک کافی صلہ مل گیا ۔ جو انہوں نے سلسلہ احمدیہ کے خلاف کیں ۔

ان عبرتناک حالات کو پیش کر کے کیا ہم امید کر سکتے ہیں کہ مسٹر ظفر علیخان آئندہ احتیاط سے کام لینگے ۔ اور خواہ مخواہ جماعت احمدیہ کی دل آزاری کرنے کے طرز عمل کو چھوڑ دینگے ۔ بہتر ہو کہ اب وہ مذہبی معاملات اور خاصکر کسی اسلامی فرقہ کے خلاف لکھنے کو "دور از کار" قرار دیکر اس سے علیحدہ ہو جائیں ۔

کوئی مسلمان لیڈر نہیں ملتا

"مسٹر گاندھی اور مسلمانوں کی بینوائی" کے عنوان سے گذشتہ پرچہ میں ہم ایک حسرت افزا اور رقت فرسا حقیقت کا اظہار کر چکے ہیں ۔ مسلمانوں کی حالت جس درجہ دردناک ہو گئی ہے اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا ۔ کہ انہیں اس غم و اندوہ کا پورا پورا احساس ہو ۔ جس سے متاثر ہو کر ہم نے مذکورہ بالا نوٹ لکھا ۔ لیکن ۱۶ ۔ جون کے اخبار وکیل کے حسب ذیل الفاظ پڑھکر کہ :۔

"مسلمانوں کی تہیدستی کی یہ ایک بین مثال ہے کہ ان کو اپنی راہ نمائی کے لئے کوئی مسلمان لیڈر نہیں ملتا ۔ اور انہوں نے بڑے ذوق و شوق سے مہاتما گاندھی کو اپنا راہبر تسلیم کر لیا ہے ۔"

ہم کہہ سکتے ہیں ۔ کہ مسلمانوں میں اگر کثرت سے نہیں ۔ تو شاذ و نادر ہی ایسے دردمند لوگ پائے جاتے ہیں ۔ جنہیں کسی "مسلمان لیڈر" کے نہ ہونے کی کسک محسوس ہو ۔ اور وہ اپنی تہیدستی کا کھلے الفاظ میں اعتراف کر رہے ہیں ۔ اس احساس اور اعتراف کے باوجود مسلمانوں کا ایسے راہنما کو تسلیم نہ کرنا جسے خدا تعالیٰ نے عین ضرورت کے وقت بھیجا ۔ کس قدر افسوسناک ہے ۔

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی خلافت ٹرکی کے متعلق
خلافت ٹرکی کے لئے کیا کر رہے ہیں

مولوی محمد علیصاحب نے خطبے پڑھے۔ مضمون لکھے۔ ٹریکٹ شائع کئے۔ اور بڑے زور شور کے ساتھ جہاں اسے آیت استخلاف کے ماتحت "خلافت منصوصہ موعودہ" قرار دیا۔ وہاں یہ بھی لکھا۔ کہ اگر عرب اور مقامات مقدسہ سے ٹرکی کا اقتدار ہٹا دیا گیا۔ تو یہ مسلمانوں کے معاملات مذہبی میں صریح مداخلت ہوگی۔ اور اس سے سمجھا جائیگا کہ دنیا کی عیسائی سلطنتوں نے خود مذہب اسلام پر حملہ کر دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ٹریکٹ میں جو خلافت ٹرکی کے متعلق لکھا۔ کہ

"ٹرکی کا کسی سلطنت کے زیر اقتدار کیا جانا یا اسکو عرب یعنی خلافت کے جزو ضروری سے محروم کر دینا یا اس کا خارجی پابندیوں میں جکڑ کر اس کی قوت مدافعت کو زائل کر دینا ہر ایک مسلمان کیلئے اس دردناک احساس کا موجب ہوگا۔ کہ دنیا کی عیسائی سلطنتوں نے خود مذہب اسلام پر حملہ کیا ہے"

مولوی صاحب کے ان مضامین نے عام مسلمانوں میں ایک خاص قسم کی تحریک اور دلچسپی پیدا کر دی اور وہ سمجھنے لگے کہ خلافت ٹرکی کے معاملہ میں مولوی محمد علیصاحب مع اپنے ساتھیوں کے ان کے ساتھ بالکل متفق اور مؤید ہیں۔ مگر اب جب کہ شرائط صلح ترکوں کے حوالہ کر دی گئی ہیں۔ جن سے ظاہر ہو چکا ہے کہ مقامات مقدسہ پر ترکی حکومت کا اقتدار تسلیم نہیں کیا گیا۔ اور بقول مولوی محمد علیصاحب یہ معاملات مذہبی میں صریح مداخلت کی گئی ہے۔ تو مسلمان یہ معلوم کرنے کے بہت خواہشمند ہونگے۔ کہ اسوقت خلافت ٹرکی کے تحفظ کیلئے مولوی محمد علیصاحب اور ان کے ساتھی کیا کر رہے ہیں۔ کیا وہ سنٹرل خلافت کمیٹی کی پاس کردہ تجویز گورنمنٹ سے قطع تعلقات پر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ یا ہندوستان سے ہجرت کرنیکے سامان کر رہے ہیں۔ یا ان دونوں فریقوں سے علیحدہ کوئی اور طریق اختیار کرنیکی کوشش میں ہیں۔ آخر کچھ تو کر رہے ہونگے۔ بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ خلافت ٹرکی کو آیت استخلاف کے ماتحت "خلافت منصوصہ موعودہ" سمجھیں۔ اس کا انکار کرنیوالوں پر "فاسق" کا فتویٰ لگائیں۔ اس کے اقتدار کو کم کرنے والے ٹھہرائیں۔ اور مقامات مقدسہ کو اس کے تصرف میں نہ رکھنے والوں کو "مذہب اسلام پر حملہ" کرنیوالے قرار دیں۔ لیکن جب کام کرنے کا وقت آئے تو اس طرح خاموش ہو کر بیٹھ رہیں۔ کہ گویا خلافت ٹرکی سے انہیں کوئی تعلق ہی نہیں اور وہ اسے کچھ سمجھتے ہی نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کے اس طرز عمل کو دیکھکر جو انہوں نے چند دن قبل خلافت ٹرکی کی تائید میں بذریعہ تقریر و تحریر اختیار کئے رکھا۔ مسلمان ان کے متعلق مذکورہ بالا خیالات رکھتے ... بالکل حق بجانب ہونگے۔ لیکن یہ دیکھ کر انہیں کس قدر حیرت اور استعجاب ہوگا کہ جس دن سے خلافت ٹرکی کے متعلق عملی لحاظ سے کام کرنے کا وقت آیا ہے۔ اسی دن سے مولوی محمد علیصاحب مع اپنے ساتھیوں کے ایسے آرام اور اطمینان کی نیند سوئے ہوئے ہیں۔ کہ گویا خلافت کا معاملہ عین ان کی خواہش اور منشا کے مطابق طے ہو گیا ہے۔ اب نہ وہ خطبوں میں خلافت ٹرکی کے "منصوصہ موعودہ" ہونے کا اعلان کر کے اس کی حفاظت کی تدابیر بیان فرماتے ہیں۔ نہ مقامات مقدسہ کے اقتدار ٹرکی سے نکل جانے کو مذہبی معاملات میں مداخلت قرار دے کر اس مداخلت کی مدافعت کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ نہ ٹریکٹوں اور رسالوں کے ذریعہ اسوقت جبکہ ان کے نزدیک مذہب اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ اس حملے کو رد کرنے کی ترکیب بتاتے ہیں اور پھر سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے۔ کہ جہاں مسلمان لیڈر جگہ بجگہ پھر کر جلسے کر رہے اور اپنے آیندہ طرز عمل کے طریق سوچ رہے ہیں۔ وہاں مولوی محمد علی صاحب بآرام شملہ کی کسی کوٹھی میں رونق افروز ہیں۔

اس کی کیا وجہ ہے۔ ہم ایک مدت سے مولوی محمد علیصاحب کے حالات و عادات کا تجربہ رکھنے کی بنا پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کی وجہ ان کا مرد میدان نہ ہونا اور تلون کی وجہ سے اپنی بات پر قائم نہ رہنا ہے۔ جب تک خلافت ٹرکی کے متعلق زبانی جمع خرچ تک بات تھی وہ بڑے جوش و خروش سے اس میں حصہ لیتے رہے۔ اور ہمارا خیال ہے۔ ابتداً بذریعہ تحریر خلافت ٹرکی کو مذہبی رنگ میں رنگین کرنے کی سب سے زیادہ کوشش انہوں نے کی۔ لیکن اب جب کہ عمل کا وقت آیا۔ تو بالکل کنی کترا گئے۔ اور سے

جو لکھا پڑھا تھا نیاز نے وہ سب ایکدم میں بھلا دیا

مولوی محمد علیصاحب کا موجودہ طرز عمل جہاں عام مسلمانوں کیلئے قابل عبرت ہے۔ وہاں انکے ساتھیوں کیلئے بھی نہایت ہی عبرت انگیز ہے۔ کیا ایسا شخص جو باتیں بنانیکے وقت تو سب سے آگے ہو۔ لیکن کام کرنے کے وقت سب سے پیچھے بھی نہ رہ سکے۔ بلکہ بھاگ جائے وہ اس قابل ہو سکتا ہے۔ کہ اس کو لیڈر سمجھا جائے۔ ہمارے غیر مبایع دوستوں کو اس پر خوب اچھی طرح غور کرنا چاہیئے۔ اور مولوی محمد علیصاحب سے باادب دریافت کرنا چاہیئے۔ کہ جناب عالی خلافت ٹرکی کے متعلق یا تو اس شور افزوری پر اپنے نمکو صحیح معنی دار و مہربانی کر کے ارشاد فرمائیے۔ کہ ہم ہندوستان سے ہجرت کی تیاری کریں۔ یا گورنمنٹ سے تعلقات قطع کریں۔

ایک احمدی کا ذکر اخبار "رعیت" میں

نواب حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی نے اپنے سفر کشمیر کے حالات کا پہلا حصہ روزانہ معاصر "رعیت" دہلی مورخہ ۱۱ جون میں شائع کرایا ہے۔ اسمیں جہاں انہوں نے ان اہل پنجاب کے اخلاق اور عادات پر جن سے دوران سفر میں انہیں سابقہ پڑا اظہار افسوس کیا ہے وہاں استثنائی طور پر حسب ذیل الفاظ بھی لکھے ہیں۔ کہ

"خوش قسمتی سے ایک صاحب نہایت شریف و با اخلاق محمد موسیٰ نام سوداگر بائیسکل و موٹر کار باشندہ لاہور بھی ساتھ تھے۔ وہ دہلی سے لاہور تک از حد اخلاق سے پیش آئے"

اس لحاظ سے کہ ہر انسان کا شریفانہ اخلاق کے ساتھ دوسروں سے پیش آنا نہایت ضروری فرض ہے۔ مذکورہ بالا الفاظ ہمارے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتے۔ لیکن چونکہ نواب صاحب موصوف نے اپنی ایک ایسی صفت رقم فرمائی ہے۔ جس سے ہر ایک سمجھدار عقلمند انسان کو متصف ہونا چاہیئے اور جو یہ ہے۔ کہ

"مجھ کو ترقی ہند کی بفضل تعالیٰ ہر دم فکر رہتی ہے۔ اس وجہ کو ... تازہ واقعات رو براہ ہوں۔ میں اپنے ... مطلب یکہ نتائج ضرور پیدا کر لیتا ہوں۔ یا کم از کم غور کے واسطے مجھ کو میدان مل جاتا ہے"

اور انہوں نے ان (ہندو۔ سکھ۔ مسلمان) اصحاب کے مل کر جن کے اخلاق کے وہ شاکی ہیں۔ یہ نتیجہ اخذ بھی کیا ہے۔ کہ

"ہندوستان کی یہ بد قسمتی ہے۔ کہ ہر قوم اپنے کو دوسرے سے برتر سمجھتی ہے۔ اپنے بھائیوں کو اس وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی جیسا کہ چاہیئے۔ اور جس صفت سے آج کل کی ترقی یافتہ قومیں ممتاز ہیں"

اسلئے ہم انہیں اور ان جیسی طبیعت رکھنے والے دیگر اصحاب کو یہ بتا کر کہ مذکورہ بالا الفاظ میں جن صاحب کا ذکر ہے۔ وہ جماعت احمدیہ کے ایک فرد ہیں۔ اس طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس سے کوئی مفید نتیجہ نکالیں۔ یا کم از کم غور کے واسطے میدان قرار دے لیں۔

اس موقعہ پر ہم اتنا کہدینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو محض تعصب یا ناواقفیت کیوجہ سے کہا کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے اگر کیا کیا ... وہ ایک معزز اور تعلیمیافتہ رئیس کی اس رائے کو ملاحظہ فرمائیں جو انہوں نے پنجاب کے ... دوسرے لوگوں سے مقابلہ کر کے ایک احمدی کے متعلق تحریر فرمائی ہے۔ کیا اخلاق ... [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے

چند سوالات کے جواب

ایک معزز صاحب کے چند سوالات کے جو جواب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھوائے۔ وہ ناظرین کے فائدہ کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

لوتقول الخ سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت

سوال اوّل:۔ حضرت مرزا صاحب کے دعوئی نبوت کے ثبوت میں لو تقول علینا بعض الاقاویل الخ کی آیت جو پیش کی جاتی ہے۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان سے مخصوص ہے کیونکہ کئی جھوٹے دعویدار نبوت ایسے گذرے ہیں۔ جن کے کاروبار مدتوں چلے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کہیں قرآن شریف نے بتایا ہو۔ کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنیوالا ہلاک ہو جاتا ہے۔ تو بتایا جائے۔

جواب:۔ عقلمند آدمی اپنے خصم سے بات کرتے وقت کبھی ایسے مسلمات سے اس پر حجت قائم نہیں کرتا۔ جو اس کے خصم کے نزدیک مسلم نہ ہوں۔ مثلاً ایک مسلمان اگر وہ مناظرہ کی کچھ بھی سمجھ رکھتا ہے۔ کبھی ایک ہندو سے گفتگو کرتے وقت یہ نہیں کہیگا۔ کہ فلاں بات اسلئے سچ ہے۔ کہ قرآن کریم میں لکھی ہے۔ قرآن کریم بے شک خدا کا کلام ہے۔ لیکن ایک منکر قرآن کو قرآن کریم کی صداقت منوانے کے لئے پہلے یہ ضروری ہوگا۔ کہ ہم ایسے ذرائع اختیار کریں۔ جن سے اس پر حجت قائم ہو سکے۔ اور یہ دو ہی صورتوں میں ممکن ہو۔ یا تو ایسے نقلی دلائل پیش کریں۔ جو اس کے نزدیک مسلم ہوں یا ایسے عقلی دلائل پیش کریں۔ جن کا انکار کسی مذہب و ملت کے آدمی سے نہ ہو سکتا ہو۔ ان دعاوی سے جن کو دشمن تسلیم نہیں کرتا۔ یا ان نقلی دلائل سے جو دشمن کے نزدیک مسلم نہیں ہیں۔ کسی سے اپنی بات منوانے کی کوشش کرنا ایک سعی لاحاصل اور مضحکہ آمیز امر ہوگا میں نہیں سمجھتا۔ کہ کوئی شخص بھی مذکورہ بالا طریق فیصلہ کا انکار کر سکتا ہو۔ پس جب کوئی عقلمند انسان یہ طریق اختیار نہیں کر سکتا کہ اپنے مخالف کو اپنے مسلمہ دعووں کے رو سے قائل کرنے کی کوشش کرے۔ تو اللہ تعالےٰ جو فطرت کا پیدا کرنیوالا اور فطرت انسانی کا خالق ہے۔ اس کی شان کے مطابق یہ بات کیونکر جائز ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے بھیجے ہوئے دین کو ایسے ذرائع اور دلائل سے منوائے جنکے سمجھنے اور قبول کرنے کی طاقت دماغ انسانی میں رکھی ہی نہ ہو۔ اس تمہید کے ماتحت لو تقول کی آیت کو دیکھئے۔ اگر اس کو رسول کریم ؐ کی خصوصیت قرار دیا جائے۔ تو دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتا ہے۔ کہ تم کہو کہ خدا تعالیٰ نے میری یہ خصوصیت رکھی ہے۔ کہ اگر میں اللہ پر جھوٹ باندھتا۔ تو میں ہلاک ہو جاتا۔ مگر ایسا دشمن جو رسول کریم ؐ کو راست باز مانتا ہی نہیں۔ اس کے سامنے یہ دعوےٰ کرنا کہ میری یہ خصوصیت رکھی ہے۔ اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ یہ فرض کیا جاتا ہے۔ کہ دشمن رسول کریم ؐ کو راستباز مانتا ہے۔ حالانکہ یہ بات ہی غلط ہے۔ اگر وہ راست باز مان کر آپ کی بات کا رد کرنے کے لئے کرتا ہے۔ تو اس کے سامنے آپ کی صداقت کے پیش کرنے کی حاجت ہی نہ تھی۔ اسے تو یہ بتانا چاہیئے تھا۔ کہ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں کسی سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ اب اگر کوئی شخص اسی طریق کے ماتحت جھوٹا نبوت کا دعوٰی کرے اور یہ کہدے کہ میرے سچا ہونے کی یہ علامت ہے کہ میرے دعوٰی کرنے کے بعد مجھے کوڑھ نہیں ہوا۔ اور جب اسے کہا جائے کہ بہت سے ایسے جھوٹے مدعی گذرے ہیں۔ جن کو کوڑھ نہیں ہوا تو وہ یہ کہدے کہ یہ میری خصوصیت ہے۔ سب نبیوں کی خصوصیت نہیں۔ تو کیا یہ اس کی دلیل کسی عقلمند کے سامنے بھی قابل قبول ہوگی تو پھر کیا خدا تعالیٰ کا رسول کریم ؐ کی طرف ایسی دلیل منسوب کرنا جو کسی عقلمند کے نزدیک بھی درست نہیں ہو سکتی۔ درحقیقت آپکی تضحیک تحقیر نہیں۔ اگر یہ دلیل رسول کریم ؐ سے مخصوص ہے تو خصوصیتیں ہمیشہ ماننے والوں کے لئے حجت ہوا کرتی ہیں کافروں کیلئے خصوصیت حجت نہیں ہوا کرتی۔ کیونکہ خصوصیت دلیل نہیں ہوا کرتی۔ اور یہ آیت منکرین رسول کریم ؐ کے سامنے بطور حجت کے پیش کی گئی ہے۔ اور یہ تبھی قابل قبول ہو سکتی ہے۔ جبکہ یا تو عقلی طور پر اس کے لئے حجت ہو۔ یا نقلی طور پر اس کے لئے حجت ہو لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ آیت مشرکوں کے مقابلہ میں بطور دلیل کے پیش کی گئی ہے۔ کیا اس صورت میں کہ یہ رسول کریم ؐ کی خصوصیت ہو ان کے لئے یہ حجت ہو سکتی ہے۔ کبھی نہیں۔ مشرکوں کیلئے یہ آیت تبھی دلیل ہو سکتی ہے۔ جب کہ یہ عقلی دلیل ہو۔ اور اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ یہ ایک عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کفار کو کہتا ہے۔ کہ ایک شخص ہم پر جھوٹ باندھکر ہمارے بندوں کو گمراہ کرتا ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ ہم اس کو یونہی بغیر سزا دئے چھوڑ دیں۔ اور اسے دنیا کو گمراہ کرنے دیں۔ خدا پر جھوٹ باندھنے والا بغیر سزا کے نہیں بچ سکتا۔

پس اس شخص کا اتنے لمبے عرصے تک دعوٰی نبوت کرنا اور باوجود اسکے دشمنوں کے ہر قسم کے زور اس کی ہلاکت میں لگانے کے پھر اس کا ہر قسم کی ہلاکت سے محفوظ رہنا یہ اس کے سچا ہونے کی دلیل ہے ان معنوں کی رو سے کفار مکہ کیا دنیا کے سب کافروں کے سامنے یہ آیت حجت ہے۔ اور درحقیقت تمام دنیا کے نبیوں کی صداقت کی یہ دلیل است بڑا ثبوت رہی ہے۔ اس کے عقلی دلیل ہونے کا ثبوت کفار مکہ ہی کی زبان سے میں آپ کو دکھاتا ہوں۔ فتح مکہ کے وقت بعض لوگ جو بوجہ ان کی پچھلی شرارتوں کی وجہ سے رسول کریم ؐ خاص طور پر ناراض تھے انہی میں سے ایک ہندہ ابوسفیان کی بیوی بھی تھی۔ جو دوسری عورتوں کے ساتھ بلکر آپ کی بیعت کیلئے حاضر ہوئی۔ جب آپنے یہ عہد لیا کہ کہو کہ ہم شرک نہیں کرینگے۔ تو وہ بے اختیار بول اٹھی۔ کہ کیا ہم اب بھی شرک کر سکتے ہیں۔ تو اکیلا تھا اور ہم سارے ملک کے آدمی تھے ہمنے بتوں کی تائید میں سارا زور لگا دیا۔ اور تم کو ہلاک کرنا چاہا لیکن تو غالب رہا۔ اور ہم مغلوب ہوئے۔ باوجود اسکے کہ ہم طاقتور تھے۔ اور تو کمزور تھا۔ اگر بتوں میں کچھ ہوتا۔ تو ان کا مدد کرنا تو الگ رہا۔ ہم لوگ ہی اپنی طاقت سے تجھ کو ہلاک کر دیتے۔ پس تیرا غلبہ ہی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ بتوں کے اندر کوئی طاقت نہیں۔ یہی لو تقول کی ہی دلیل ہے۔ جس کو ہندہ دوسرے لفظوں میں بیان کرتی ہے۔ اور وہ اپنی بات کی بنیاد کو کسی مذہبی بات پر نہیں رکھتی عقل پر رکھتی ہے۔ پس یہ وہ دلیل تھی۔ جو ہر مذہب و ملت کے منکر پر بھی حجت تھی بعض لوگ اس جگہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس آیت میں تو توریت کی اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے۔ جسمیں نبی کریم ؐ کا ذکر کرکے کہا گیا ہے۔ کہ اگر وہ نبی مجھ پر جھوٹ باندھیگا۔ تو وہ ہلاک کیا جائیگا۔ اول تو اس پیشگوئی کے معنے سمجھنے میں ہی انہوں نے ٹھوکر کھائی ہے۔ دوم۔ سورہ الحاقہ جسمیں یہ دلیل بیان ہوئی ہے۔ اس میں یہود کو مخاطب نہیں کیا گیا۔ بلکہ سورت بتا رہی ہے کہ اسمیں منکرین یوم البعث مخاطب ہیں۔ پس اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ان آیات سے نہیں نکل سکتا۔ پھر اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ اس آیت میں اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو تورات میں ہے

تو ایسے شخص کو جو تورات کے اس حوالہ کو مانتا ہے۔ یہ حوالہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ ہر ایک جھوٹا نبی قتل کیا جاویگا۔ جیسا کہ یسعیاہ باب ۹ آیت ۱۴-۱۵ میں لکھا ہے۔ سو خداوند اسرائیل کے سر اور دُم اور شاخ کو ایک ہی دن میں کاٹ ڈالیگا۔ وہ جو بڈھا اور عزت دار ہے وہی سر ہے اور جو نبی جھوٹی باتیں سکھلاتا ہے۔ وہ دُم ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ تورات کے بیان کے ماتحت جو نبی بھی جھوٹ بولتا ہے۔ وہ ہلاک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح زکریا باب ۱۳ آیت ۳ میں لکھا ہے:۔ "اور ایسا ہوگا کہ جب کوئی نبوت کریگا۔ تو اس کے ماں باپ جن سے وہ پیدا ہوا۔ اس کو کہیں گے تو نہ جئیگا۔ کیونکہ تو خداوند کا نام لیکر جھوٹ بولتا ہے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ کی کتاب استثناء باب ۱۳ میں لکھا ہے۔ اور وہ نبی (جھوٹا نبی) خواب دیکھنے والا قتل کیا جاویگا" اسی طرح یرمیاہ باب ۱۴ میں لکھا ہے:۔ "خداوند یوں کہتا ہے ان نبیوں کی بابت جو میرا نام لیکر نبوت کرتے ہیں۔ جنہیں میں نے نہیں بھیجا۔ اور جو کہتے ہیں کہ تلوار اور کال اس سرزمین پر نہ ہوگا یہ نبی کال اور تلوار سے ہلاک کئے جائینگے" پھر استثناء باب ۱۸ جس سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ آیت رسول کریم کے لئے خاص ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا میں نے حکم نہیں دیا۔ یا اور معبودوں کے نام سے کہے۔ تو وہ نبی قتل کیا جائیگا" اس میں رسول کریم کی کوئی خصوصیت نہیں۔ یہ حکم عام ہے۔

غرض اگر اس آیت کو عقلی دلیل سمجھا جاوے۔ جیسا کہ یہ ہے تو یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت نہیں رہتی۔ کیونکہ اگر خصوصیت قرار دیا جاوے۔ تو یہ دلیل نہیں ہوتی۔ اور اگر پہلے صحیفوں سے اس پر روشنی ڈالی جاوے۔ اور نقلی دلیل رکھی جاوے۔ تو تورات ہم کو بتاتی ہے کہ ہر ایک جھوٹا نبی قتل کیا جاویگا۔ پھر اگر اس آیت پر ہی غور کیا جاوے۔ تو اس کو نبی کریم صلعم کی خصوصیت قرار دینے سے کچھ معنی ہی نہیں بنتے۔ کیونکہ اس صورت میں اس آیت کے یہ معنے بنیں گے۔ اگر یہ سچا رسول ہم پر جھوٹ باندھے۔ تو یہ ہلاک کیا جاویگا۔ ان معنوں کی رو سے ایک تو یہ نتیجہ نکلیگا کہ اگر پہلے سچے رسول خدا پر جھوٹ باندھتے۔ تو ہلاک کئے جاتے۔ اور یہ نتیجہ بالبداہت غلط ہے یا یہ نتیجہ نکلیگا کہ پہلے رسولوں میں تو قابلیت جھوٹ بولنے کی نہ تھی۔ لیکن اس رسول کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ یہ خدا تعالیٰ پر نعوذ باللہ من ذالک جھوٹ باندھ سکتا ہے۔ اس لئے اسکے لئے یہ خاص طور پر قاعدہ مقرر کیا گیا ہے۔ کہ اگر یہ جھوٹ بولیگا۔ تو ہلاک کیا جائیگا۔ یہ بات پہلی بات سے بھی زیادہ بالبداہت غلط ہے۔ افضل الرسل کی شان میں ایسا خیال بھی کرنا کفر ہے کاش اس کو رسول کریم کی خصوصیت قرار دینے والے سوچتے کہ وہ کہتے کیا ہیں۔

پھر قرآن شریف کی دوسری بہت سی آیات ہمارے معنوں کی تائید میں ملتی ہیں۔ چنانچہ آتا ہے:۔ ومن اظلم ممن افترے علی اللہ کذبا او کذب بایاتہ انہ لا یفلح الظالمون اسی طرح ومن اظلم ممن افترے علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیٴ ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ الآیت۔ غرض قرآن کریم نے جھوٹ باندھنے والے کو اظلم قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ بعض لوگوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے کئے ہیں۔ اور وہ کامیاب ہوئے ہیں۔ اول تو یہ دعویٰ ہی خلاف قرآن ہے۔ پہلے وہ قرآن کریم کو چھوڑیں۔ اور پھر یہ کہیں۔ پھر تاریخی طور پر بھی یہ بات بالکل غلط ہے۔ ایک شخص بھی تاریخی طور پر ایسا نہیں ملتا جس کا دعویٰ نبوت تاریخی طور پر ثابت ہو۔ اور پھر اسنے ۲۳ کیا ۱۳ سال بھی مہلت پائی ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے اسکو ہلاک نہ کیا ہو۔ رہا مخالفوں کا یہ کہدینا۔ کہ فلاں نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ کسی پر حجت نہیں ہو سکتا۔ منصور حلاج کی نسبت اس کے زمانے سے لیکر آج تک یہی کہتے چلے آئے ہیں کہ اس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر خدا کے سب نیک بندے اس بات کی تردید کرتے ہیں۔ اب حضرت مرزا صاحب کی نسبت کیا کچھ نہیں کہتے۔ بعض کہتے ہیں کہ نیا قرآن بنا لیا۔ بعض کہتے ہیں کہ نیا قبلہ بنا لیا۔ تو کسی مدعی کی نسبت اس دعویٰ کے ثبوت کیلئے کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنیوالوں کو بھی مہلت ملی ہے۔ تاریخی طور پر یہ ثابت کیا جاوے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اور یہ اس کے اپنے قول سے نہ کہ دوسروں کے اقوال سے۔ پھر نبوت کے ساتھ اسکی وحی ثابت کی جاوے۔ کیونکہ ممکن ہو کہ ایک شخص لفظ نبوت استعمال کرتا ہو۔ مگر معنی اور لیتا ہو۔ پس یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ وہ کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر یہ الہام ہوتا ہے۔ پھر یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ اس شخص کو اس دعویٰ میں ۲۳ سال تک مہلت ملی۔ اگر آپ کے سامنے کوئی ایسا دعویٰ کرے تو آپ اس کہیں کہ وہ ان شرائط کے ساتھ اپنے دعویٰ کو ثابت کرے۔ اگر کوئی

میں نے غیر مبایعین سے کیوں قطع تعلق کیا

بخدمت احمدی احباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے جن باتوں نے مرکز کی طرف رجوع کرایا انمیں سے چند یہ بھی ہیں۔ ماننے والوں سے ایک گروہ منافق لوگوں کا بھی ہوتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمومنین اور ان لوگوں کا کام کیا ہوتا ہے۔ یخادعون اللہ والذین امنوا۔ دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور ایمان والوں سے۔

(۲) ایسے لوگ مرسل خدا کے فرستادہ کے مسکن سے نکالے جاتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ۔ لئن لم ینتہ المنفقون والذین فی قلوبہم مرض والمرجفون فی المدینۃ لنغرینک بہم ثم لا یجاورونک فیہا الا قلیلا۔

پس جو لوگ خدا کے مرسل حضرت مسیح موعودؑ کے مسکن سے نکل گئے اور مرکز سے قطع تعلق کر گئے۔ ان پر آیت مذکورہ بالا کا مضمون صادق آتا ہے۔

(۳) ایسے لوگ خدا کے فرستادہ کی اہل بیت پر الزام تراشتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم الخ وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈریں جو خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود کی اہل بیت پر الزام لگاتے ہیں۔ لاہوری مصلح اور اسکے رفقاء توجہ کریں۔

(۴) ایسے لوگ مصلح قوم بننے کے مدعی ہوتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ و اذا قیل لہم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون پس لاہوری مصلح اور اسکے رفقاء توجہ کریں۔ جو مصلح قوم بننے کے مدعی ہیں۔ اور علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ سے کوئی مصلح نہیں۔ (۵) جب ایسے لوگوں سے کہا جاتا ہے۔ کہ خدا کے فرستادہ کی تعلیم پر چلو جس طرح کہ ایمان دار چلتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم اپنے اصولوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ قالوا انؤمن کما امن السفہاء تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الا انہم ہم السفہاء ولکن لا یعلمون۔ لاہوری مصلح اور اسکے رفقاء توجہ کریں۔ (۶) جب یہ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں قالوا امنا۔ اور جب غیر احمدی لوگوں سے ملتے ہیں۔ تو کہتے ہیں:۔ انا معکم۔ سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ وہی ہیں۔ جنہوں نے خرید کی ہدایت کے بدلے گمراہی۔ اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالہدیٰ (۷) خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود کا مذہب ہے۔ کہ حضرت مسیح اسرائیلی پیغمبر بے باپ کے اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے تھے۔ اور لاہوری مصلح اور بعض اسکے رفقاء کہتے ہیں کہ حضرت مسیح اسرائیلی کا باپ تھا۔

(۸) مجھے میرے ایک دوست نے بتایا۔ جو ان سے ملتا ہے کہ لاہوری

کال سر پر کھڑا ہے ویدوں کا

(از محمد احمد ساگر چند صاحب بیرسٹر ایٹ لاء قادیان)

۱۸۹۶ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ شعر شائع ہوئے

عقل رکھتے ہو آپ بھی سوچو ٭ کیوں بھروسہ کیا ہے ویدوں کا
آریو اس قدر کرو کیوں جوش ٭ کال سر پر کھڑا ہے ویدوں کا

تو آریہ لیڈر نہایت ناراض ہوئے۔ لیکن الحمد للہ کہ آخر یہ شعر بھی حضرت مسیح موعود کی باقی پیشگوئیوں کی طرح سچ نکلے۔ اب یہ خود ہندوؤں کے لیڈر ویدوں کو جواب دے رہے ہیں۔ جب میں پچھلے نومبر ہندوستان کو واپس آیا تو مسٹر تلک سے جو کہ اسی جہاز میں ہندوستان آ رہے تھے میں نے دریافت کیا کہ آپ کا ویدوں کی بابت کیا خیال ہے۔ انہوں نے فرمایا ویدوں کے پڑھنے سے ہمیں قدیم ہندوؤں کے بہت سے حالات معلوم ہو جاتے ہیں۔ ویدوں میں وہ بھجن اور گیت ہیں۔ جو کہ نہایت قدیم زمانہ میں ہندو شاعروں نے لکھے۔ میں نے کہا تو کیا آپ ویدوں کو الہامی کتب نہیں مانتے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا آریہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ویدوں میں لکھا ہے۔ کہ آج کل جو کچھ مادی ترقی یورپین لوگوں نے کی ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر مادی ترقی قدیم ہندو کر چکے تھے۔ یہ سن کر مسٹر تلک کھل کھلا کر ہنس پڑے اور کہنے لگے جب میں نے اپنی ایک کتاب میں لکھا کہ وید نہایت پرانی کتابیں ہیں تو آریہ مجھ سے بہت خوش ہوئے۔ لیکن جب میں کہتا ہوں کہ وید الہامی نہیں اور اس ترقی کے زمانہ میں ویدوں سے سوائے تفریح طبع کے اور کوئی فائدہ نہیں تو وہی آریہ مجھ سے چڑ جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا دراصل ویدوں میں ریل۔ بے تار برقی اور ہوائی جہازوں کا ذکر ہے۔ مسٹر تلک نے مسکرا کر جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ یہ آریہ لوگ بڑے چالاک ہیں۔ جب ویدوں میں کوئی ایسا بھجن پڑھتے ہیں کہ ”ہے اگنی“ (یعنی آگ) تو ہمارے اس بھائی کو اس کے والدین کے پاس لے جا۔ ہے اگنی ہم اس کو تمہارے حوالے کرتے ہیں“۔ تو آریہ سماجی بجائے اس کے کہ سمجھ جائیں۔ کہ یہ الفاظ مردے کو جلاتے وقت آگ کو اشارہ کر کے کہے گئے تھے۔ وہ دعویٰ کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ اگنی یا آگ سے مراد ریل گاڑی تھی اور کہ یہ ریل گاڑی کو کہا گیا تھا کہ جا ہمارے اس بھائی کو دلی یا کلکتہ اس کے ماتا پتا کے پاس۔ یہ رہیں برہمنوں کے لیڈر مسٹر تلک کے خیالات وید مقدس کے متعلق۔ لاہور کا مشہور آریہ اخبار ”بھالا“ اپنے ۱۲ مئی کے پرچے میں ایک لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے:۔

”لالہ لاجپت رائے جی ہندو قوم کے رتن ہیں۔ آریہ سماج کے سپوت ہیں۔ اور کسی زمانہ میں ویدک دھرم کے سرگرم مشنری رہ چکے ہیں۔ لیکن وید مقدس کے متعلق انکے عقیدہ میں رفتہ رفتہ ایک بڑا تغیر ہو چکا ہے۔ اور یہ تغیر اب اس مرحلہ پر پہنچ گیا ہے۔ کہ اس کو خاموشی سے نظر انداز کرنا شاید ادائے فرض میں کوتاہی کرنے کے برابر ہوگا۔

پندرہ سال سے زیادہ کا عرصہ گذرا لالہ لاجپت رائے نے فرگوسن کالج کے پرنسپل مسٹر پرانجپے ایم۔ اے۔ کے ایک انگریزی مضمون کی تردید میں ایک زبردست مضمون لکھا کہ وید ہندوؤں کی ایک مشترکہ مقدس امانت ہے۔ اور سب ہندو خواہ وہ کسی جماعت یا فرقہ یا منڈل سے تعلق رکھتے ہوں۔ وید کو ایشوری گیان مانتے ہیں۔ یہ مضمون بہت پسند کیا گیا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد یہ دھیمی آواز سنائی دینے لگی۔ کہ لالہ لاجپت رائے کا عقیدہ ویدوں سے ہل گیا ہے۔ اور ان کے دل میں شک پیدا ہو گیا کہ وید الہامی کتب نہیں ۱۹۱۴ء میں وہ جاپان اور امریکہ گئے۔ جہاں کی روشنی نے ان کے دماغ پر گہرا اثر ڈالا۔ چنانچہ انہوں نے امریکہ سے ایک پیغام بھیجا جو ہندوستان کے اکثر ہندی اور اردو اخباروں میں چھپا۔ کہ اب وید ہماری رہنمائی کا کام نہیں دے سکتے۔ ان کا خیال چھوڑ دو۔

حال میں ان کے ولایت سے واپس آنے پر کانپور کی آریہ سماج نے ان کو ایک ایڈریس دیا جس کا جواب دیتے ہوئے لالہ لاجپت رائے نے فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ سوامی دیانند نے جو کچھ لکھا میں اس کو لفظ بلفظ نہیں مانتا۔

کلکتہ کے موڈرن ریویو کے ایک تازہ پرچہ میں لالہ لاجپت رائے کے مضمون دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لالہ لاجپت رائے جی کا عقیدہ ویدوں کے متعلق یہ ہے۔ کہ وہ انکو ایشوری گیان نہیں مانتے۔ وہ اپنے ضمیر کے مطابق ان کا پرچار نہیں کر سکتے۔ وہ ویدک مشنری نہیں بن سکتے حتیٰ کہ وہ آریہ سماجی بھی نہیں کہلا سکتے“۔

اخبار ”بھالا“ پوچھتا ہے کہ اب جب کہ لالہ لاجپت رائے ویدوں کو الہامی کتب نہیں مانتے۔ تو ان کو آریہ سماجیوں سے ایڈریس لینے کا کیا حق ہے؟

اسی طرح ہندوؤں کے مشہور لیڈر مسٹر گاندھی اب ویدوں کی تعلیم کو پیش کرنے کی بجائے اپنا سارا دار و مدار بھگوت گیتا پر رکھتے ہیں۔ جو کہ انہوں نے روس کے عیسائی کونٹ ٹولسٹائی سے سیکھا ہے۔ اور جس کے اب غیر مذاہب ہندو مداح نظر آتے ہیں۔ خود آریہ سماج اب ویدوں کو چھوڑ کر اور طرف متوجہ ہو رہی ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ:۔ کال سر پر کھڑا ہے ویدوں کا

ایڈیٹر صاحب اصلاح کی ایک عجیب و غریب تحریف

رسالہ اصلاح کے شیعہ ایڈیٹر صاحب ایک مسلسل رسالہ رد التحفہ میں ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اہلسنت کا مذہب یہود سے ماخوذ ہے دیکھو رد التحفہ صفحہ ۲۳۳ مشمولہ رسالہ الشمس نمبر ۱۱ و ۱۲۔ جلد ۱۳

اس کے ثبوت میں آپ ایک روایت کتاب الامامۃ والسیاست ابن قتیبہ کے نقل کرنے کے پہلے لکھتے ہیں۔ کہ

”جس طرح خلیفہ دوم نے اپنے ہاتھ سے ایک کتاب کو یہود کی نقل کیا تھا اسی طرح خلیفہ سوم نے عبرانی توراۃ کا ترجمہ عربی میں کیا“

کتاب الامامۃ والسیاست صفحہ ۴۸

روایت محولہ میں عبداللہ بن سلام کی وہ تقریر منقول ہے۔ جو انہوں نے حضرت عثمانؓ کے مخالفین بلوائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمائی تھی۔ جنہوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ اور آپ کو شہید کرنا چاہتے تھے۔ اور عبداللہ بن سلام ان کو اس ارتکاب قبیحہ سے منع کرتے تھے۔ لیکن وہ باز نہ آئے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں:۔

وانی لاجدہ فی التوراۃ التی انزل اللہ علی موسیٰ علیہ السلام وکتب بیدہ عز وجل الیکم بالعبرانی وبالعربی خلیفتکم المظلوم والشہید الذی نفسی بیدہ لئن قتلتموہ لا تؤدی بعدہ طاعۃ الا عن مخافۃ × × × × فاصبر یا امیر المومنین فوالذی نفسی بیدہ انی اجدک فی کتاب اللہ تعالیٰ المنزل الخلیفۃ المظلوم الشہید۔ اس مذکورہ بالا جملہ کا ترجمہ فاضل ایڈیٹر صاحب اپنی طرف سے یوں کرتے ہیں:۔

”قسم ہے خدا کی۔ ہم اس توراۃ میں جس کو خدا نے اپنے پیغمبر موسیٰ پر نازل کیا اور اسکو تمہارے خلیفہ نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے عربی میں عبرانی سے پاتے ہیں۔ کہ تمہارا خلیفہ مظلوم اور شہید ہے قسم خدا کی۔ اگر تم نے اس خلیفہ کو قتل کیا۔ تو پھر اطاعت و انقیاد کا مادہ نکل جائیگا۔ جو رعایا میں ہے کہ پھر نہ جب تک خوف ہوگا کوئی اطاعت کریگا × × × × لہذا صبر کرو۔ قسم خدا کی کتاب اللہ میں ہم تم کو مظلوم و شہید پاتے ہیں۔ دیکھو رد التحفہ صفحہ ۲۴۵ و ۲۴۶ مشمولہ رسالہ الشمس نمبر ۱۱-۱۲۔ جلد نمبر ۱۳۔

عربی دان ناظرین۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی تقریر کا محولہ بالا عربی جملہ پہلے بغور ملاحظہ کریں۔ اور پھر جو ترجمہ نفظی ایڈیٹر صاحب نے فرمایا اس کو بھی مد نظر رکھیں۔ تو صاف معلوم ہو جائیگا۔ کہ فاضل ایڈیٹر صاحب نے جو ماشاء اللہ غالباً بلکہ اغلباً مولوی فاضل کی ڈگری بھی

حاصل کئے ہوئے ہیں جسقدر جرأت بیجا سے کام لیا ہے۔ عبداللہ بن سلام کی مخص تقریر کا صاف صاف لفظی ترجمہ یہ ہے۔ کہ میں تحقیق میں پاتا ہوں اس توراۃ میں جس کو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا اور عزوجل نے اسکو اپنے ہاتھ سے لکھا زبان عبرانی میں الیکمہ اور عربی میں اسکا ترجمہ ہے تمہارا خلیفہ مظلوم اور شہید الی آخرہ اور آخری جملہ میں بھی اسکا تکرار ہے۔ جو انہوں نے بلوائیوں کی سینہ زوری اور ترش کلامی کو سنکر حضرت عثمان رضہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ :-

قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ میں تیری بابت کتاب اللہ (توراۃ) جو (آسمان سے) نازل ہوئی (یہ لکھا ہوا) پاتا ہوں " الخلیفۃ المظلوم الشہید۔ یعنی خلیفہ مظلوم اور شہید۔

پھر نہ معلوم فاضل ایڈیٹر صاحب نے یہ کس جملہ کا ترجمہ فرمایا ہے۔ جس کو وہ پوری سطر میں ڈیش دیکر لکھتے ہیں اور " اسکو تمہارے خلیفہ نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے عربی میں عبرانی سے "

کیا " وکتب بیدہٖ عزوجل الیکمہ بالعبرانی وبالعربی" کا ترجمہ کسی طرح بھی از روئے قاعدہ علم ادب و صرف و نحو صحیح و قابل تسلیم ہو سکتا ہے ہرگز نہیں +

اصلیت واقعہ کی ظاہر ہے کہ عبداللہ بن اسلام رضی اللہ عنہ پہلے یہودی تھے۔ بلکہ عالم یہود۔ اور توریت وغیرہ کتب سماویہ کے اصل عبرانی میں ماہر تھے۔ انہوں نے توریت میں کہیں ضرور پڑھا ہو گا کہ ایک خلیفہ مظلوم شہید کیا جاویگا۔ اصل عبرانی زبان میں خدا جانے وہ کونسا لفظ ہو گا جسکو راوی نے بلفظ الیکمہ روایت کیا ہے۔ جس کا ترجمہ بزبان عربیہ الخلیفۃ المظلوم الشہید تھا۔ حضرت عثمان مظلوم کی بیکسی اور بلوائیوں کا ہجوم دیکھکر ان کو وہ توریت کا نوشتہ یاد آیا ہے۔ اور وہ ان بلوائیوں کو یقین دلانے کے لئے حلفیہ فرماتے ہیں کہ میں توریت میں جو موسیٰ علیہ السلام پر اتاری۔ اور خدا نے عزوجل نے اپنے ہاتھ سے لکھی۔ پڑھتا ہے کہ عبرانی میں الیکمہ کا لفظ ہے۔ جس کے معنی عربی زبان میں الخلیفۃ المظلوم الشہید ہے۔ اور ان کے خیال میں اسکا مصداق حضرت عثمان ہی تھے۔ چنانچہ جیسا کچھ انہوں نے فرمایا تھا۔ کہ اگر تم اسکو قتل کر دوگے۔ تو تم پر خدا کا غضب نازل ہو گا۔ آنیوالی نسلوں نے دیکھ لیا کہ قتل عثمان کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ اس ارتکاب کے عذاب سے ملت اسلام نے ابھی تک نجات نہیں پائی۔ حسبونہ ھینًا و ھو عنداللہ عظیم ؕ

حضرت عمرؓ کی نسبت تو مانا کہ وہ یہودیوں کے درسگاہ میں جاتے اور بقول شخصے قرآن اور توریت کے بعض قصص انبیاء و احکام شریعت کی مطابقت کو دیکھ سنکر متعجب ہوتے۔ اگر توریت کا حصہ انہوں نے خود لکھا یا کسی یہودی عالم سے لکھوا بھی لیا۔ اور اس وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مورد عتاب بھی ہوئے اور آئندہ توبہ و تائب ہو گئے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نسبت تو یہ ثابت کرنا غالباً مشکل ہے۔ کہ آپ توراۃ کے ساتھ شغف رکھتے یا یہودی درسگاہوں میں جایا کرتے۔ یا یہ کہ عبرانی زبان اسقدر جانتے تھے۔ کہ توراۃ کا ترجمہ بھی کر ڈالا۔ دوسرے عبداللہ بن سلام کو ایسے موقعہ پر خصوصاً اس امر کے اظہار کی ضرورت ہی کیا تھی کہ وہ توریت جس کا ترجمہ تمہارے خلیفہ نے عبرانی سے عربی میں کیا تھا ہے۔ اس میں ہم پاتے ہیں۔ اس جگہ روایت کے الفاظ وکتب بیدہٖ عزوجل بھی ایسے ترجمہ کی تردید کرنے کو کافی ہیں۔ کیونکہ اول تو بیدہٖ کی ضمیر کا مرجع خود خدا تعالےٰ ہے۔ اور دوسرے ید کی توصیف عزوجل خود صراحت کرتی ہے کہ وہ خلیفہ کا ہاتھ ہے یا خدا کا۔ بجائے اسکے جیسا کہ اصل روایت حوالہ کی عبارت سے بھی ظاہر ہے یہ زیادہ قرین قیاس ہے۔ کہ عبداللہ بن اسلام چونکہ خود یہودی عالم رہ چکے تھے۔ اور عبرانی زبان کے ماہر اور چونکہ مدینہ میں ایک مدت سے دوسرے یہودیوں کے ساتھ بود و باش رکھتے تھے۔ عربی زبان بھی جانتے تھے۔ بلکہ یوں کہیئے عربی زبان ان کی مادری زبان تھی انہوں نے پہلے تو انکے عبرانی نوشتہ کا حوالہ دیا۔ لیکن چونکہ بلوائی عرب تھے۔ اور عبرانی زبان سے ناواقف محض تھے۔ اسواسطے انکے ذہن نشین کرنیکے لئے انہوں نے فرمایا کہ اس عبرانی لفظ کا ترجمہ عربی زبان میں ہے۔ الخلیفۃ المظلوم الشہید اور بس۔

اب ناظرین کرام! خود اندازہ کرلیں کہ ایڈیٹر صاحب اصلاح جن کو انما نحن مصلحون کا دعویٰ ہے۔ اس صاف اور سیدھی سادھی عربی عبارت کا ترجمہ کرتے ہوئے کس جرأت کے ساتھ شرمناک تحریف کے مرتکب ہیں۔ اگر آج حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو اپنی تقریر کی یہ تحریف دیکھ کر ضرور بول اٹھتے۔ کہ واہ میر صاحب آپنے تو تحریف میں یہودیوں کے بھی کان کاٹ ڈالے۔

کیا ایڈیٹر صاحب اصلاح یا انکے مداح جو انکی ہر ایک تحریر و تقریر کو پتھر کی لکیر سمجھتے ہیں۔ ان سطور کو دیکھ کر اصلاح و صلاحیت کی طرف توجہ فرمائینگے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خادم حسین احمدی

موت سے کچھ دیر قبل کی حالت

چوہدری حاکم علی صاحب کے لڑکے چوہدری غلام رسول صاحب کی وفات کی خبر شائع ہو چکی ہے۔ ذیل میں مرحوم کی ایک تحریر جو انہوں نے بطور وصیت مرض الموت میں اپنے والد کیطرف لکھی۔ اسلئے درج کیجاتی ہے کہ اس دنیائے ناپائدار کو چھوڑنے کے وقت انسان کی جو حالت ہوتی ہے۔ اسکا ایک نمونہ پیش کیا جائے۔ جو ممکن ہے کسی انجام فراموش اور ناعاقبت اندیش کے دل پر کچھ اثر کرے۔ اور وہ اس گھڑی کے آنے سے قبل اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو سکے۔ (ایڈیٹر)

میرے محسن اور میرے دنیا میں نرالے شفقت کرنیوالے جناب والد صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اچانک پھر پچھلے سال والی بیماری نے میرے پر حملہ کیا۔ اسوقت میرے حواس بالکل درست ہیں۔ آپ کو معلوم ہے۔ میں نے قادیان میں اپنے حصہ کی وصیت کی ہوئی ہے۔ تا حال ان اجناس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوا۔ اگر ایسا ویسا میرے ساتھ حادثہ ہو جائے تو میرا دسواں حصہ میرے حصہ سے قادیان پہنچا دیں۔ اور میرے واسطے دعا فرمائی جائے۔ اور جنازہ بھی قادیان پڑھا جائے۔ باقی میری نعش جس طرح حضور مناسب خیال فرماویں۔ اسپر عمل کریں۔ مجھے حضرت صاحب خلیفہ ثانی سے جو تعلق ہے وہ جتانے کی ضرورت نہیں۔ پیارے میاں بشیر احمد صاحب کو تار کے ذریعہ اطلاع دیدیں مجھے زندگی میں وہ کبھی نہیں بھولے۔ میں ان کا ایک قسم کا عاشق ہوں باقی میری پیاری والدہ اور ہمشیرہ ہیں اور ایک بھائی ہے۔ ان کو آپ کی نگرانی میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اسکی بڑی تاکید ہے۔ میرے محاسب تو خدا ہے لیکن آپ بھی ان سے پوری پوری محبت سے پیش آویں۔ میری بیوی بہت شریف اور نیک ہے اور خدمتگذار ہے اور سب کچھ بہت پیارے ہیں ان کا بتانا ضروری ہے۔ کیونکہ جس طرح آپ کو میرے ساتھ محبت ہے۔ ایسا ہی یہ مجھ کو پیارے ہیں۔ یہ بھی خدا کی سپرد اور آپکی نگرانی میں ہیں۔ کیونکہ ابھی بالکل چھوٹے ہیں۔ اور حتی الوسع میں نے ان کو بڑی محبت سے رکھا۔ یہ تو ہوتا آیا ہے کسی نے باپ چھوڑا کسی نے اولاد چھوڑی۔ باقی چچازاد بھائی سب کے ساتھ میری محبت ہے اور سب مجھے اچھا سمجھتے ہیں۔ خاص کر سب خاندان میں رحمت خان قابل تعریف ہے اور بہت نیک ہے۔ اگر ایسا ہوا تو سب کو میرا السلام علیکم عرض کر دینا موضع بھنگواں ضلع گورداسپور چوہدری نذیر احمد صاحب۔ خدانخواستہ ایسا واقعہ گذر جاوے تو اسکے ساتھ میرے متعلقین مجھ سے بڑھکر محبت کریں۔ اور حتی الوسع اپنے خوشی غمی میں شامل کریں۔ جہانتک میری اس سے تعلق ہے [illegible] آپکا دعا گو خاکسار غلام رسول احمدی [illegible] +

ایک مرحومہ کی یادگار

رقیہ بیگم بنت ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب کیٹل فارم حصار نے گذشتہ سالانہ جلسہ پر مستورات کے جلسہ میں اپنی ایک نظم پڑھی تھی جسے بلحاظ نظم کے تو نہیں ہاں بلحاظ ان جذبات اور خیالات کے جو ایک چھوٹی عمر کی احمدی لڑکی نے غالباً احمدی مستورات میں سے سب سے پہلے بذریعہ نظم ظاہر کئے بغیر اصلاح شائع کیا جاتا ہے۔ نیز اسکے شائع کرنیکی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ وہ مرحومہ اسی حال میں فوت ہو گئی ہے۔ اور اسکے والدین یہ نظم اسکی یادگار کے طور پر محفوظ رہنے کیلئے شائع کرانا چاہتے ہیں۔ "ایڈیٹر"

قادیاں میں آؤ بہنو قادیاں میں نور ہے ✽ یہ جگہ وہ ہے کہ جو برکات سے بھرپور ہے

مسکنِ مہدی ہے اور مدفن عیسیٰ بھی ہے ✽ اور بہشتی بستیوں سے یہ جگہ معمور ہے

قادیاں کا ہر حرف مجھ کو تو بے دل سے عزیز ✽ کیونکہ معنی خیز ہے مطلب سے ہی بھرپور ہے

جو جدایاں بھوئی پیغامیوں کی طرز پر ✽ سمجھ لینا پیاری بہنو حق سے ہی وہ دور ہے

احمدی بہنوں کو چاہیے کردیں بدعت شرک ترک ✽ اور پابند رواج و رسم جو دستور ہے

یا الٰہی احمدیت ہو مرا دستورِ عمل ✽ نام سنوں احمد نبیؐ کی روح بھی مسرور ہے

یا نبی احمد آخر زماں تجھ پر سلام ✽ اور خلیفہ اوّل اور دوم پر جو مشہور ہے

یا الٰہی زندہ رکھ تو حضرتِ محمود کو ✽ اسکی برکت سے عدو کے سینے میں ناسور ہے

زیرِ سایہ حضرت امیر المومنین محفل ہے گرم ✽ اس لئے شیطان لعین محفل سے بس اب دور ہے

ہے دعا رب کی محفل میں اب اللہ کے حضور

رکھ ہمیں در قادیاں جو نور سے بھرپور ہے

ممالک غیر کی خبریں

مصر کے وزیر اعظم پر حملہ لنڈن - ۱۲ر جون - قاہرہ کی خبر مظہر ہے کہ وزیر اعظم اپنے دفتر میں موٹر پر جا رہے تھے۔ کہ ان پر بم پھینکا گیا جس سے ان کا شوفر اور دو راہ رو زخمی ہوئے۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا ۔

اسد پاشا کو گولی مار دی گئی لنڈن ۱۴ر جون - پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ جنرل اسد پاشا جو سابق میں البانیہ کے ڈکٹیٹر اور پیرس میں جو البانوی نیابت آئی تھی۔ اسکے ممبر تھے کو ایک ہوٹل کی عمارت کے باہر ایک البانی نوجوان نے گولی مار دی۔ قاتل نے گرفتار ہونے کے بعد کہا کہ البانیوں کی تکالیف کے خیال سے وہ دفعۃً ایسا کرنے پر مجبور ہو گیا ۔

چین و جاپان لنڈن ۱۲ر جون - پیکنگ کا ایک تار مظہر ہے کہ نیم سرکاری طور پر اس کا اعلان کیا گیا ہے کہ ایک چینی آگن بوٹ اور جاپانی سپاہ متعینہ ڈکو سیو کے مابین تصادم ہو گیا جس کی تفصیل اب تک معلوم نہیں ہوئی۔

ملک معظم کا دربار لنڈن - ۱۰ر جون کو حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے سنہ ۱۹۱۴ء کے بعد پہلا دربار منعقد کیا۔

آئرلینڈ کے ساحلوں کی حفاظت - لنڈن - ۱۱ر جون - ساحل کے محافظتی مقامات کو تباہ کرنے اور روشنی کے میناروں کے اُٹھائے جانے کے بارے میں سن فینیروں کی کوششوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آئرلینڈ کے محکمہ روشنی نے ملاحوں کو ہدایت دی ہے۔ اور نمایاں مقامات پر سپاہیوں کی بڑی بڑی جمعیتیں متعین کر دی ہیں ۔

ہندیان جنوبی افریقہ کی واپسی کے لئے سہولتیں کیپ ٹاؤن - ۱۱ر جون - مجلس متحدہ ویلز میں وزیر داخلہ نے بیان کیا کہ ہندوستانیوں کی واپسی کیلئے جو امداد یہاں ہیں - ان میں کمی کر دی جائیگی۔

مجلس اقوام کو برطانی چندہ سر ہبری برٹن کے جواب میں مسٹر لائڈ جارج نے بیان کیا کہ برطانی حکومت نے گذشتہ سال میں مجلس اقوام کے خزانہ میں ۲۷ ہزار پونڈ چندہ دیا ہے ۔

مختلف ممالک کا جنگی خرچ - مسٹر لائڈ جارج نے شینکووں کی انجمن میں لکچر دیتے ہوئے کہا کہ جنگ پر مختلف ممالک کا خرچ حسب ذیل ہوا ہے۔ برطانیہ پر ۳ ارب پونڈ، فرانس ۵ ارب ۲۵ کروڑ پونڈ اٹلی ایک ارب نوے کروڑ پونڈ، بلجیم پچاس کروڑ پونڈ - جرمنی ۸ ارب ۱۸ کروڑ پونڈ۔ برطانیہ کی قومی دولت کا ۱۴ فی صدی خرچ ہوا۔ فرانس کی قومی دولت ۲۵ فیصدی ۔

وزارتوں کے استعفے سینیر نٹی نے اعلان کیا کہ اٹلی کی مجلس وزراء اسلئے مستعفی ہو گئی ہے کہ پارلیمنٹ کی ہر ایک پارٹی نے اس اضافہ کی مخالفت کی۔ جو گورنمنٹ نے روٹی کی قیمت میں کیا تھا۔ اور جواب منسوخ بھی کر دیا گیا ہے۔ پولینڈ کی وزارت نے زراعتی پیداوار کی نگرانی و فروخت کے سوال پر استعفاء دیدیا ہے۔ وزیر اعظم آسٹریا اور متحدہ وزارت کے سوشلسٹ ڈیموکریٹ ممبروں نے استعفاء دیدیا ہے ۔

صدارت جمہوریہ امریکہ کا اُمیدوار ایک حبشی صدارت امریکہ کے جو لوگ امیدوار ہیں۔ ان میں جارجیا کا ایک حبشی بھی شامل ہے ۔

ہندوستان اور بالشوزم لنڈن - ۱۵ر جون - ولایت کے ایک اخبار نے شائع کیا تھا کہ بالشوکوں کے ماتحت ہندوستان میں آئندہ موسم خزاں میں ایک زبردست شورش ہونیوالی ہے۔ اور اس کے متعلق اعلان ہوا ہے کہ گورنمنٹ انڈیا کا کوئی بیان ایسا نہیں پہنچا۔ جس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہو ۔

باطوم کے تخلیہ کی اُمید لنڈن - ۱۵ر جون - اخبار ڈیلی کرانیکل رقمطراز ہے۔ کہ اس کی امید کیجاتی ہے۔ کہ برطانوی پندرہ یوم کے اندر باطوم کا تخلیہ کر دینگے ۔

ہندوستان کی خبریں

مسجد گرانے کا حکم وکیل کا نامہ نگار اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ امرتسر کے سٹیشن پر جو ایک غیر مسقف مسجد واقع ہے۔ ریلوے والوں نے اسکے چبوترہ وغیرہ کے گرانے کا حکم دیا ہے ۔

"اسلام کو برقی پیغام ابن علقمی کے نام" مولوی عبد الباری صاحب اور مسٹر مشیر حسین قدوائی نے سر علی امام صدر اعظم دکن کو ہم رنگ ناراضگی کا برقی پیغام بھیجا ہے جس کا عنوان زمیندار نے مندرجہ بالا رکھا ہے - الفضل - نہایت ہی قابل افسوس جرأت ہے - کیونکہ . . . . ابن علقمی خلافت عباسیہ کا وہ آخری وزیر تھا جس کے وقت میں خلافت عباسیہ کا وجود صفحہ ہستی سے مٹ گیا تھا ۔

مہاجرین کیلئے عیدی ایک صاحب نے زمیندار میں مہاجرین کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی اپیل کی ہے۔ جو ان تارکان وطن کیلئے غریب الوطنی میں کسی قدر سرمایہ ہو سکے۔ زمیندار نے اپنے ناظرین سے رائیں پوچھی ہیں۔ مگر محرک صاحب نے افسوس ہے۔ خود نمونہ نہیں دکھایا۔ اور اپنی تجویز پر آپ عمل نہیں کیا ۔

ولیعہد سیام کا انفلوئنزا سے انتقال کلکتہ ۱۴ر جون - ریاسی نفیر متعینہ ہندوستان کو بنکاک پایہ تخت سیام سے تار آیا ہے کہ ولیعہد سیام جو سنگا پور جاتے ہوئے انفلوئنزا سے بیمار ہو گئے تھے۔ کل دوپہر کے بعد انتقال کر گئے۔

ایک گرانبہا عطیہ میاں محمد شاہ نواز صاحب بیرسٹر ایٹ لاء و رئیس باغبانپورہ نے انجمن راعیان ہند کے نام دو ہزار بیگھے زمین مظفر گڑھ کے ضلع میں ہبہ کر دی ہے۔

ریلوے ہڑتال پھر ہو گئی معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے ملازمین ریلوے نے حکام کے ناروا سلوک کی وجہ سے پھر ہڑتال کر دی ہے

سکھوں کا ایک پولیٹیکل جلسہ اخبار بندے ماترم میں شائع ہوا ہے۔ کہ سکھوں نے اپنے ایک بھاری جلسہ میں مہاراجہ صاحب پٹیالہ - آنریبل سردار سندر سنگھ مجیٹھیہ - آنریبل سردار گجن سنگھ اور دیگر سکھوں کو جنھوں نے سر اڈوائر کے یادگاری فنڈ میں امداد دی برادری سے خارج قرار دیا ہے۔ اور یہ تجویز بھی پاس کی ہے کہ معاملہ زمین ٹیکس گورنمنٹ کو دینے کی بجائے پولیٹیکل قیدیوں کے بیوی بچوں کے گذارہ کا انتظام کرنے میں صرف کیا جائے اور یہ بھی کہ سکھ اس وقت تک فوج میں بھرتی نہ ہوں۔ جب تک ان کے بھائیوں کو رہا نہ کر دیا جائے۔

شہزادہ ویلز کا ورود عارضی انتظامات کے مطابق شہزادہ ویلز (ولی عہد سلطنت برطانیہ) کے مدراس پہنچنے کی تاریخ ۳ر جنوری مقرر ہوئی ہے ۔

ولایتی منی آرڈروں کے کمیشن میں اضافہ ایک سرکاری اعلان مشتہر ہے کہ ۲۷ر جون سے ولایتی منی آرڈروں کا کمیشن بڑھا کر ۱۲ر فی ۵ شلنگ اور ۳ روپیہ فی پونڈ دیا جائیگا

پنجاب کا ڈائرکٹر تعلیم - موسم برسات میں موجودہ ڈائرکٹر صاحب سر رشتہ تعلیم [illegible] مسٹر جارج اینڈرسن اس عہدہ پر مقرر ہونگے ۔ جو کلکتہ یونیورسٹی کے لکچرار تھے [illegible]

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)